الھدایہ (ششماہی ثانی)

سوالا و جوابا

مدرس:::ناظم مرکزی جامعۃ المدینہ گجرات سید ابوزید

شاہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ

محمد صائم عطاری

درجہ سادسہ

مرکزی جامعۃ المدینہ گجرات

عرض کاتب!!!

اس فائل میں آپ کو ہدایہ ششماہی ثانی کا تقریباً تیس فیصد نصاب مل جائے گا۔۔۔۔۔۔۔

اگر آپ مندرجہ ذیل کتب کے ہمارے لکھے نوٹس چاہتے ہیں تو نیچے دیے گئے نمبر پہ رابطہ فرمائیں۔۔۔۔۔

(1)شرح وقایہ((ششماہی ثانی))(2)حسامی((باب القیاس))(3)تیسیر مصطلح الحدیث(4)القصائد المنتخبہ(5) فقہ السیرہ(6)فتح المنان(7) تفسیر بیضاوی((ششماہی اول))(8)ہدایہ((ششماہی اول،،ششماہی ثانی))(9)النور المبین(10)مناظرہ رشیدیہ(11)اجابۃ الغوث(12)اصول الدعوۃ والارشاد(13)العربیہ للطالبین((المستوی الرابع))(14)منہاج العابدین(15)الفقہ الاکبر مکمل(16)ھدایۃ الحکمۃ

مدرس:::ناظم مرکزی جامعۃ المدینہ گجرات سید ابو زید شاہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ

🌹 🖋 محمد صائم عطاری

درجہ سادسہ

مرکزی جامعۃ المدینہ گجرات

03238599095

((بسم اللہ الرحمٰن الرحیم))

((کتاب النکاح))

سوال::: نکاح کن کے ذریعے منعقد ہو گا؟؟؟((یعنی نکاح کے ارکان کون سے ہیں))

جواب::: ایجاب اور قبول نکاح کے ارکان ہیں،،ایجاب وقبول کے ذریعے دو ایسے لفظوں سے نکاح منعقد ہو جاتا ہے جنہیں صیغہ ماضی سے بیان کیا جائے۔۔۔۔۔اگر ایک لفظ ماضی ہے اور دوسرا لفظ امر کا ہے تب بھی نکاح منعقد ہو جائے گا مثلاً اگر ایک دوسرے کو کہتا ہے""زوجنی""((یعنی میرا نکاح کروادو))اور دوسرے نے کہا""زوجتک""((یعنی میں نے اپنا نکاح تم سے کروادیا))تو اس صورت میں نکاح ہو جائے گا کیونکہ پہلے شخص نے امر کا صیغہ استعمال کر کے دوسرے کو اپنا وکیل بنایا اور دوسرے نے پہلے کے وکیل ہونے کے ناطے اپنا نکاح اس سے کر دیا،،چونکہ نکاح میں ایک ہی شخص دونوں طرف سے وکیل بن سکتا ہے اس لیے یہ صورت درست ہو گی۔۔۔۔۔

سوال::: نکاح""انشاء""کی قبیل سے ہے کیونکہ ایک غیر ثابت شدہ چیز کو ثابت کیا جارہا ہے تو اس کے لیے ماضی کا صیغہ کیوں استعمال کیا گیا جبکہ ماضی تو خبر دینے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔۔۔۔

جواب::: ماضی اگرچہ خبر دینے کے لیے استعمال ہوتا ہے لیکن یہاں ضرورت کے تحت اسے انشاء کی طرف نقل کر کے استعمال کر لیا گیا ہے۔۔۔۔

سوال::: نکاح کن کن الفاظ سے منعقد ہو جائے گا؟؟؟اختلاف آئمہ مع دلائل تحریر کریں۔۔۔۔

جواب::: احناف کے نزدیک نکاح درج ذیل الفاظ سے منعقد ہو جائے گا:::

نکاح،تزویج،ھبہ،تملیک،صدقہ،بیع

جبکہ شوافع کے نزدیک نکاح صرف لفظ""نکاح اور تزویج""سے منعقد ہو گا۔۔۔۔

شوافع کی دلیل::: شوافع کا مؤقف تھا کہ نکاح صرف لفظ""" نکاح اور تزویج""" سے ہو گا بقیہ الفاظ یعنی تملیک وغیرہ سے نکاح منعقد نہیں ہو گا وجہ یہ ہے کہ نکاح میں نہ تو حقیقی اعتبار سے تملیک پائی جا رہی ہے اور نہ مجازی طور پر کیونکہ """تزویج""" کا مطلب ہے """چمٹانا""" اور """نکاح""" کا مطلب ہے """ملانا""" جبکہ مالک اور مملوک میں اس طرح کا معنی نہیں پایا جاتا لہذا نکاح صرف اور صرف لفظ""" نکاح اور تزویج""" سے ہی ہو گا۔۔۔۔

احناف کی دلیل::: احناف کا مؤقف تھا کہ نکاح لفظ""" نکاح اور تزویج""" کے علاوہ دیگر الفاظ مثلا تملیک وغیرہ سے بھی ہو جائے گا۔۔۔

دلیل یہ ہے کہ ملک رقبہ کا معنی ہے پورے جسم کا مالک ہونا اور ملک متعہ کا مطلب ہے عورت سے جماع کا مالک ہونا،، اگر کوئی شخص کسی باندی کا مالک ہوتا ہے تو وہ اس کے ساتھ جماع کرنے کا بھی حق رکھتا ہے یعنی ملک رقبہ کے سبب وہ ملک متعہ کا مالک بنا اور سبب ہونا بھی مجاز کا ایک طریقہ ہے پس ثابت ہوا کہ تملیک میں مجازی طور پر نکاح کا معنی پایا جا رہا ہے ((کیونکہ نکاح کی وجہ سے بھی انسان ملک متعہ کا مالک ہوتا ہے)) لہذا لفظ """تملیک، ھبہ صدقہ اور بیع""" کے ذریعے نکاح کرنا درست ہے ((ھبہ، بیع اور صدقہ میں بھی ملکیت کا معنی پایا جاتا ہے))۔۔۔۔

سوال::: وہ کون سے الفاظ ہیں جن سے نکاح منعقد نہیں ہو گا؟؟؟ ہدایہ کی روشنی میں بیان کریں۔۔۔

جواب::: اجارہ، اباحت، احلال، اعارہ اور وصیت کے ذریعے نکاح منعقد نہیں ہو گا۔۔۔

اجارہ، اباحت، احلال اور اعارہ کے ذریعے نکاح اس لیے منعقد نہیں ہو گا کیونکہ ان الفاظ کے ذریعے انسان عین چیز کا مالک نہیں ہوتا بلکہ صرف مال کے بدلے نفع حاصل کرتا ہے چونکہ ان چار الفاظ کے ذریعے وہ اس چیز کا مالک نہیں ہوتا لہذا ان کے ذریعے نکاح بھی منعقد نہیں ہو گا۔۔۔

لفظ""" وصیت""" سے بھی نکاح نہیں ہوتا کیونکہ وصیت کا مطلب یہ ہے کہ انسان موت کے بعد عین چیز کا مالک ہو گا جبکہ موت کے بعد ملکیت ثابت ہی نہیں ہوتی لہذا اس لفظ سے بھی نکاح نہیں ہو سکتا۔۔۔۔

سوال::: ایجاب و قبول کے علاوہ اور کس چیز کا نکاح کے لیے ہونا ضروری ہے؟؟؟

جواب::: ایجاب وقبول کے علاوہ دو گواہوں کا ہونا ضروری ہے ان کے بغیر نکاح منعقد نہیں ہوگا کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا""گواہ کے بغیر کوئی نکاح نہیں""، یہ حدیث امام مالک کے خلاف دلیل ہے کیونکہ ان کے نزدیک گواہوں کا ہونا ضروری نہیں بلکہ اعلان کردینے سے نکاح ہوجائے گا۔۔۔

سوال::: مسلمانوں کے نکاح کے لیے گواہوں میں کون سی صفات کا پایا جانا ضروری ہے؟؟؟

جواب::: دونوں گواہ آزاد، عاقل، بالغ اور مسلمان ہوں،، دونوں مرد ہوں یا ایک مرد اور دو عورتیں ہوں،، نیز نکاح کے معاملے میں فاسق اور محدود فی القذف کی گواہی بھی قبول کرلی جائے گی۔۔۔۔

سوال::: دونوں گواہوں کے لیے آزادی، عقل، بلوغت اور اسلام کی شرط کیوں لگائی گئی؟؟؟

جواب::: آزادی، عقل اور بلوغت کی شرط اس لیے لگائی گئی کیونکہ غلام، پاگل اور نابالغ کی ولایت اس کے اپنے اوپر ہی ثابت نہیں ہوتی تو کسی غیر پہ اس کی ولایت کیسے ثابت ہوگی؟؟؟ اسلام کی شرط اس لیے لگائی گئی کیونکہ کافر مسلمان کا ولی نہیں بن سکتا اور جب ولی نہیں بن سکتا تو اس کے خلاف گواہی بھی نہیں دے سکتا لہذا اس کی گواہی قبول نہیں ہوگی۔۔۔۔۔

سوال::: نکاح کے گواہوں کے لیے مرد ہونے اور عادل ہونے کی شرط کیوں نہیں لگائی گئی؟؟؟ نیز اختلاف آئمہ مع دلائل بیان کریں۔۔۔

جواب::: نکاح کے گواہوں کے لیے مرد ہونا ضروری نہیں اگر ایک مرد ہو اور دو عورتیں ہوں تب بھی گواہی قبول کرلی جائے گی کیونکہ قرآن کریم میں ہے:::

وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِیْدَیْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْۚ-فَاِنْ لَّمْ یَكُوْنَا رَجُلَیْنِ فَرَجُلٌ وَّ امْرَاَتٰنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰىهُمَا فَتُذَكِّرَ اِحْدٰىهُمَا الْاُخْرٰىؕ

ترجمہ کنزالعرفان:::

اور اپنے مردوں میں سے دو گواہ بنالو پھر اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں ان گواہوں میں سے (منتخب کرلو) جنہیں تم پسند کرو تاکہ (اگر) ان میں سے ایک عورت بھولے تو دوسری اسے یاد دلادے۔۔۔

اس مسئلہ میں ہماراامام شافعی کے ساتھ اختلاف ہے وہ فرماتے ہیں کہ دونوں گواہوں کے لیے مرد ہوناضروری ہے۔۔۔۔

نکاح کے گواہوں کاعادل ہوناضروری نہیں اگر گواہ فاسق ہوں تب بھی نکاح ہو جائے گا،،اس مسئلہ میں ہماراامام شافعی کے ساتھ اختلاف ہے۔۔۔۔

امام شافعی کامؤقف اور دلیل::: امام شافعی فرماتے ہیں کہ نکاح کے گواہوں کاعادل ہوناضروری ہے فاسق گواہ نہیں بن سکتا کیونکہ کسی کو گواہ بنانے میں اس کی عزت ہے جبکہ فاسق کی توہین کرنی چاہیے لہذااسے گواہ نہیں بنایا جاسکتا۔۔۔۔۔

احناف کامؤقف اور دلیل::: احناف کامؤقف ہے کہ فاسق نکاح کا گواہ بن سکتا ہے اور اس کی دو دلیلیں ہیں۔۔۔۔

پہلی دلیل یہ ہے کہ اسلام کی وجہ سے وہ اپنے اوپر ولایت کا حق رکھتا ہے جب وہ اپنے اوپر ولایت کا حق رکھتا ہے تو کسی دوسرے پہ بھی اس کی ولایت ثابت ہو سکتی ہے لہذااس کا گواہ بننادرست ہے۔۔۔۔دوسری دلیل یہ ہے کہ فاسق شخص کسی کو حاکم یا قاضی بناسکتا ہے اور اگر وہ کسی دوسرے کو قاضی بناسکتا ہے تو خود بدرجہ اولیٰ قاضی بن سکتا ہے پس یونہی وہ گواہ بھی بن سکتا ہے۔۔۔۔۔

اعتراض::: محدود فی القذف کو گواہ کیسے بنایا جاسکتا ہے حالانکہ قرآن کریم میں ہے کہ ایسے شخص کی گواہی کبھی قبول نہ کرو؟؟؟

جواب::: محدود فی القذف مسلمان ہونے کی وجہ سے اپنی ذات پہ ولایت کا حق رکھتا ہے اور یونہی وہ کسی غیر کے لیے بھی ولی بن سکتا ہے لہذااس کا گواہ بننادرست ہوگا،،قرآن کریم میں اس کی گواہی قبول کرنے سے روکا گیا ہے اس بات کاذکر کہیں بھی نہیں کہ اسے گواہ نہیں بنایا جاسکتا((یعنی وہ گواہ بن سکتا ہے لیکن اگر نکاح کے لیے قاضی کے سامنے گواہی دیناپڑے تو اس کی گواہی قبول نہیں کی جائے گی لیکن یہ کوئی بڑامسئلہ نہیں ہے کیونکہ زندگی میں نکاح کے معاملے میں قاضی کے سامنے گواہی کی ضرورت ہی نہیں پڑتی)) جس طرح اندھا شخص اور عاقدین((یعنی شوہر یا بیوی))کا بیٹاان کے نکاح کا گواہ بن تو سکتا ہے لیکن اس کی گواہی قبول نہیں کی جائے گی((محدود فی القذف کامسئلہ بھی اسی طرح ہے))۔۔۔۔۔

سوال::: اگر مسلمان نے ذمی((کتابیہ))عورت سے دو ذمی گواہوں کی موجودگی میں شادی کی تو کیا یہ نکاح ہو جائے گا؟؟؟اختلاف آئمہ مع دلائل بیان کریں۔۔۔۔

جواب::: امام محمد اور امام زفر کامؤقف اور دلیل:::

امام محمد اور امام زفر فرماتے ہیں کہ یہ نکاح نہیں ہوگا کیونکہ نکاح میں ایجاب و قبول کو سننا شہادت ہے اور چونکہ ذمی یا کافر کی گواہی مسلمان کے خلاف قبول نہیں کی جاتی لہذا ذمیوں کا عقد کے وقت موجود ہونا اور کلام سننا نہ سننے کے درجے میں ہے گویا کہ انہوں نے کلام سنا ہی نہیں۔۔۔۔

شیخین کا مؤقف اور دلیل:::

شیخین کے نزدیک یہ نکاح ہو جائے گا،، ان کی دلیل یہ ہے کہ نکاح میں شہادت کی دو حیثیتیں ہیں (1) شوہر کے لیے ملک بضعہ کے ثابت ہونے پر گواہی دی جاتی ہے (2) شوہر پر مہر کے واجب ہونے کی گواہی دی جاتی ہے۔۔۔۔

نکاح میں ملک بضعہ ثابت کرنے کے لیے گواہی دی جاتی ہے کیونکہ گواہی ان چیزوں کے لیے ہوتی ہے جو محترم ہوں اور بضعہ ایک محترم چیز ہے جبکہ مہر ""مال"" ہوتا ہے اور مال کوئی محترم چیز نہیں ہے۔۔۔۔۔ پس ثابت ہوا کہ یہاں گواہی مرد کے لئے ملک بضعہ ثابت کرنے کے لیے دی گئی ہے تو اس میں مرد کا فائدہ ہے اور مسلمان مرد کے فائدے کے لے ذمی اور کافر گواہ بن سکتا ہے۔۔۔۔

امام محمد اور امام زفر کی دلیل کا رد:::

ان دونوں حضرات نے پیچھے کہا تھا گویا کہ ذمیوں نے عاقدین کا کلام سنا ہی نہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ نکاح ایجاب و قبول سے منعقد ہوتا ہے اور اگر گواہ نے ایجاب و قبول کو سنا ہی نہیں تو نکاح کیسے منعقد ہو گا؟؟؟ کیونکہ اس نے سنا ہی نہیں اور اس بیان ہونے والی صورت میں ذمی نے شوہر کے کلام کو سنا ہے پس سننے کو نہ سننے پہ قیاس کرنا درست نہیں۔۔۔۔۔

سول::: اگر کسی شخص نے دوسرے کو کہا کہ میری چھوٹی بیٹی کا نکاح کروادو تو اس نے ایک گواہ کی موجودگی میں نکاح کروادیا اور اس مجلس میں باپ بھی موجود تھا تو کیا یہ نکاح منعقد ہو جائے گا؟؟؟

جواب::: جی ہاں۔۔۔

اس مسئلہ کو درج ذیل مثال سے بخوبی سمجھا جاسکتا ہے۔۔۔ زید نے عمر کو وکیل بنایا کہ میری چھوٹی بیٹی کا نکاح کرواؤ،، عمر نے ایک گواہ خالد کی موجودگی میں اس کا نکاح ساجد سے کردیا اور وہاں باپ یعنی زید بھی موجود تھا تو یہ نکاح درست ہو جائے گا کیونکہ اس صورت میں باپ خود نکاح کروانے والا ہو گیا،، عمر جو کہ وکیل تھا وہ اب گواہ مانا جائے گا اور اس کے ساتھ دوسرا گواہ خالد بھی موجود تھا یعنی اس مجلس میں دو گواہ ""عمر اور خالد"" موجود تھے پس یہ نکاح ہو جائے گا۔۔۔۔ لیکن اگر باپ وہاں موجود نہ ہو تو اس صورت میں نکاح

نہیں ہو گا کیونکہ اب عمر بطور وکیل ہو گا اس کو گواہ نہیں مانا جائے گا اس کے علاؤہ بس ایک گواہ خالد ہی موجود ہے اور ایک گواہ کی موجودگی میں نکاح نہیں ہو سکتا۔۔۔۔۔

سوال::: اگر باپ نے اپنی بالغہ بیٹی کا نکاح ایک گواہ کی موجودگی میں کیا اور بیٹی بھی وہاں موجود تھی تو کیا یہ نکاح منعقد ہو جائے گا ؟؟؟

جواب::: اگر باپ نے بالغہ بیٹی کا نکاح ایک گواہ کی موجودگی میں کیا اور بیٹی بھی وہاں موجود تھی تو یہ نکاح ہو جائے گا کیونکہ اس صورت میں باپ کی بات بیٹی کی طرف منتقل ہو جائے گی اور بالغہ اپنا نکاح خود کر سکتی ہے،، پس باپ بمنزلہ گواہ ہو گا اور دوسرا گواہ پہلے سے موجود تھا پس نکاح ہو جائے گا لیکن اگر بیٹی اس مجلس میں نہیں تھی تو یہ نکاح منعقد نہیں ہو گا کیونکہ اب باپ گواہ نہیں بلکہ وکیل سمجھا جائے گا اور اس کے علاؤہ بس ایک ہی گواہ موجود ہے تو ایک گواہ کی موجودگی میں یہ نکاح نہیں ہو گا۔۔۔۔۔۔

((فصل فی بیان المحرمات))

سوال::: قرابت کی وجہ سے کون کون سے رشتے انسان پہ حرام ہو جاتے ہیں؟؟؟

جواب::: قرابت کی وجہ سے حرام ہونے والے رشتے درج ذیل ہیں:::

ماں، دادی اور نانی سے نکاح کرنا حرام ہے کیونکہ اللہ عزوجل کا فرمان ہے """تمہاری امہات تم پہ حرام کی گئیں""" اُم لغت میں """اصل""" کو کہتے ہیں،، انسان کی دادی اور نانی بھی اس کی اصل ہوتی ہیں لہذا وہ بھی امہات میں شامل ہو گئیں،، نیز دادی اور نانی سے نکاح کی حرمت پہ اجماع ہے۔۔۔۔۔

بیٹیوں، پوتیوں اور نواسیوں سے نکاح کرنا حرام ہے کیونکہ اللہ کا فرمان ہے """تمہاری بیٹیاں تم پہ حرام کی گئیں"""۔۔۔ بیٹی کے اندر پوتی اور نواسی بالاجماع داخل ہیں۔۔۔۔

بہنوں، بھانجیوں، بھتیجیوں، خالہ اور پھپھیوں کے ساتھ بھی نکاح حرام ہے کیونکہ قرآن کی نص موجود ہے۔۔۔۔۔

اس حکم میں متفرق پھپھیاں، خالائیں، بھتیجیاں اور بھانجیاں بھی شامل ہیں((یعنی باپ کی سگی بہن، ماں شریک بہن، باپ شریک بہن یہ تینوں قسم کی پھپھیوں سے نکاح حرام ہے،، اسی طرح تینوں طرح کی خالہ، بھتیجیاں اور بھانجیاں بھی انسان کے لیے محرم ہیں))-----

سوال::: ساس اور بیوی کی بیٹی سے نکاح کا کیا حکم ہے؟؟؟

جواب::: ساس کے ساتھ نکاح کرنا حرام ہے چاہے اس کی بیٹی((یعنی اپنی بیوی)) سے دخول کیا ہو یا نہ کیا ہو کیونکہ اللہ پاک نے ساس کے معاملے میں دخول کی قید نہیں لگائی---

وہ بیوی جس کے ساتھ انسان دخول کر چکا ہے اس کی بیٹی سے نکاح کرنا حرام ہے ہاں اگر اس نے اپنی بیوی سے دخول نہیں کیا تو اسے طلاق دے کر اس کی بیٹی سے شادی کر سکتا ہے----

تنبیہ::: ساس کے معاملے میں دخول کی شرط نہیں تھی وہ مطلقاً حرام ہو جاتی ہے جبکہ بیوی کی بیٹی کے معاملے میں دخول شرط ہے کہ اگر بیوی سے دخول کر لیا تو اس کی بیٹی سے نکاح حرام ہو گا ورنہ جائز ہو گا،، باقی رہی بیوی کی بیٹی کی پرورش کی بات تو وہ چاہے اس کے پاس پرورش پا رہی ہو یا کسی اور کے پاس اس سے کوئی اثر نہیں پڑے گا آیت مبارکہ میں پرورش کی قید عادتاً لگائی گئی ہے-----

سوال::: اپنے باپ دادا کی بیویوں کے ساتھ نکاح کا کیا حکم ہے؟؟؟

جواب::: باپ دادا کی بیویوں کے ساتھ نکاح حرام ہے کیونکہ اللہ کا فرمان ہے""تم ان عورتوں سے نکاح نہ کرو جن سے تمہارے باپ دادا نے نکاح کیا""-----

سوال::: کیا بیٹے، پوتے یا نواسے کی بیوی سے نکاح ہو سکتا ہے؟؟؟

جواب::: جی نہیں،، حرام ہے---

کیونکہ اللہ کا فرمان ہے""اور تمہارے صلبی بیٹوں کی بیویاں تم پہ حرام کر دی گئیں""((بیٹوں میں نواسے اور پوتے بھی شامل ہو جائیں گے))-----

اس آیت میں صلبی کی قید اس لیے لگائی تاکہ منہ بولے بیٹے اس سے خارج ہو جائیں،، رضاعی بیٹوں کو خارج کرنے کے لیے یہ قید نہیں لگائی گئی۔۔۔۔۔

سوال::: رضاعی ماں اور رضاعی بہن سے نکاح کرنے کے حوالے سے شریعت کیا فرماتی ہے؟؟؟

جواب::: رضاعی ماں اور بہن سے نکاح ممنوع ہے کیونکہ اللہ عزوجل کا فرمان ہے""تمہاری رضاعی مائیں اور رضاعی بہنیں تم پہ حرام کردی گئیں""۔۔۔

آیت مبارکہ کے علاوہ ایک حدیث بھی اس پہ دلالت کرتی ہے چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے""رضاعت سے وہ رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو نسب سے حرام ہوتے ہیں""۔۔۔۔۔

سوال::: کیا دو بہنوں کو ایک نکاح میں جمع کرنا جائز ہے؟؟؟

جواب::: جی نہیں،، ایک شخص کا دو بہنوں کو نکاح میں جمع کرنا یا دو بہنوں کو لونڈی بنا کر ان سے وطی کرنا جائز نہیں۔۔۔

دلیل:::

اللہ عزوجل کا فرمان ہے:::

وأن تجمعوا بین الأختین

ترجمہ::: اور((تم پر حرام ہے)) کہ تم دو بہنوں کو جمع کرو۔۔۔۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا""جو اللہ اور آخرت کے دن پہ ایمان رکھتا ہے پس وہ اپنا پانی دو بہنوں کے رحموں میں جمع نہ کرے""۔۔۔۔۔۔

سوال::: کیا کوئی شخص اپنی موطوءۃ لونڈی((ایسی لونڈی جس سے اس نے وطی کی ہو)) کی بہن سے نکاح کر سکتا ہے؟؟؟

جواب::: جی ہاں،، اپنی موطوءۃ لونڈی کی بہن سے نکاح کرنا جائز ہے کیونکہ وہ شخص نکاح کا اہل ہے اور جس سے نکاح کیا ہے وہ ایک اجنبیہ عورت ہے لہذا وہ نکاح کا محل ہے پس یہ نکاح جائز ہو گا۔۔۔۔۔

سوال::: اپنی موطوءۃ لونڈی کی بہن سے نکاح کرنے کے بعد اس لونڈی کے ساتھ وطی کرنے کا کیا حکم ہے؟؟؟

جواب::: موطوءۃ لونڈی کی بہن کے ساتھ نکاح کرنے کے بعد اس شخص کا لونڈی کے ساتھ وطی کرنا جائز نہیں ہوگا کیونکہ لونڈی کی بہن اب اس کی منکوحہ ہے اور منکوحہ حکما موطوءۃ ہوتی ہے پس اگر وہ لونڈی سے وطی کرے گا تو دو بہنوں کو وطی میں جمع کرنا لازم آئے گا جو کہ جائز نہیں،،اور اس صورت میں ((یعنی جب اس نے اپنی موطوءۃ لونڈی کی بہن سے نکاح کیا ہو تو)) وہ اپنی منکوحہ کے ساتھ بھی وطی نہیں کر سکتا کیونکہ دو بہنوں کو جمع کرنا لازم آئے گا،،اس صورت میں منکوحہ سے وطی کرنا تب جائز ہوگا جب وہ لونڈی کو کسی سبب کے ذریعے اپنے اوپر حرام کرے گا((مثلا وہ لونڈی کو آزاد کردے یا کسی اور کو تحفے میں دے دے یا لونڈی کا نکاح کسی اور سے کروادے تو ان صورتوں میں وہ لونڈی اس پہ حرام ہو جائے گی اور وہ منکوحہ کے ساتھ وطی کر سکتا ہے))۔۔۔۔۔

سوال::: اگر کوئی شخص اپنی اس لونڈی کی بہن سے نکاح کرتا ہے جس لونڈی کے ساتھ اس نے وطی نہیں کی تو کیا اس صورت میں منکوحہ سے وطی کرنا جائز ہوگا؟؟؟

جواب::: جی ہاں،،اس صورت میں منکوحہ سے وطی کرنا جائز ہوگا کیونکہ دو بہنوں کو جمع کرنا نہیں پایا گیا اور جس طرح منکوحہ حکما موطوءۃ ہوتی ہے لونڈی نہیں ہوتی،،لونڈی تب ہی موطوءۃ کہلائے گی جب اس کے ساتھ حقیقت میں وطی کی ہو گی،،پس اس صورت میں لونڈی کے ساتھ وطی نہیں کی گئی اور اس کی بہن سے نکاح کر لیا گیا ہے تو منکوحہ کے ساتھ وطی بلکل جائز ہو گی کیونکہ دو بہنوں کو جمع کرنا نہیں پایا گیا۔۔۔۔۔

سوال::: اگر کسی شخص نے دو بہنوں سے دو عقدوں میں نکاح کیا اور یہ نہیں پتا کہ کس سے پہلے نکاح کیا ہے تو اس صورت میں کیا حکم ہوگا؟؟؟

جواب::: اس صورت میں اس شخص کی دونوں بہنوں سے جدائی کروادی جائے گی کیونکہ ان دونوں میں سے ایک کا نکاح نافذ ہوا ہے اور دوسری کا باطل،،پس یہ پتا نہیں کہ کس کا باطل ہوا ہے اور کس کا نافذ،،اور دوسری بات یہ کہ اگر اندازے سے کسی ایک کا نکاح نافذ کر دیا جائے تو اس صورت میں کوئی فائدہ نہیں ہوگا بلکہ نقصان ہی ہوگا((فائدہ اس لیے نہیں ہوگا کیونکہ محض قرین وقیاس سے ایک کا نکاح درست قرار دیا گیا ہے تو اس صورت میں شوہر کسی کے ساتھ بھی وطی نہیں کر سکے گا کیونکہ اسے یہ معلوم ہی نہیں کہ

حقیقی طور پر کس کے ساتھ نکاح درست ہے تو یوں نکاح کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا پس اسی وجہ سے جدائی کروادی جائے گی))۔۔۔۔۔۔

سوال::: مذکورہ بالا صورت ((یعنی جب دو بہنوں سے دو عقدوں میں نکاح کیا اور پتا نہیں چل رہا کہ کس سے پہلے ہوا ہے)) میں مہر کا کیا حکم ہو گا؟؟؟

جواب::: مذکورہ بالا صورت میں کسی ایک کا نکاح درست ہے اور دوسری کا باطل،، لیکن یہ بات معین نہیں ہو رہی کہ کس کا درست ہے تو اس صورت میں چونکہ دخول سے پہلے تفریق ہوئی ہے تو دونوں کو مسمی کا نصف ملے گا ((یعنی دونوں کو آدھے حق مہر کا بھی آدھا ملے گا،، آسان لفظوں میں یوں کہ لیں کہ دونوں کو مسمی کا چوتھائی حصہ ملے گا))۔۔۔۔

بعض کا یہ قول ہے کہ دونوں کو ((مسمی کا)) آدھا یعنی چوتھائی تب ملے گا جب ان دونوں کا دعویٰ ہو کہ پہلی میں ہوں یا جب دونوں چوتھائی لینے پہ اتفاق کر لیں۔۔۔۔۔۔

سوال::: کیا پھپھی اور بھتیجی یا خالہ اور بھانجی کو نکاح میں جمع کرنا جائز ہے؟؟؟

جواب::: جی نہیں۔۔۔۔

نقلی دلیل::: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا""تم عورت کو اس کی پھپھی، خالہ، بھتیجی اور بھانجی کے ساتھ نکاح میں جمع نہ کرو""۔۔۔۔۔

عقلی دلیل::: چونکہ جب پھپھی اور بھتیجی یا خالہ اور بھانجی کو نکاح میں جمع کر دیا جائے گا تو دونوں ایک دوسرے کی سوتن کہلائیں گی اور یوں ان کے درمیان نفرت پیدا ہو جائے گی اور قطع رحمی کرنا لازم آئے گا۔۔۔۔

سادہ سا اصول سمجھ لیں کہ کوئی بھی دو عورتیں جن میں سے اگر ایک کو مرد فرض کیا جائے تو ان کا آپس میں نکاح جائز نہ ہو ایسی دو عورتوں کو نکاح میں جمع کرنا جائز نہیں۔۔۔۔((مثلاً پھپھی اور بھتیجی میں سے اگر پھپھی کو مرد فرض کیا جائے تو وہ چچا کہلائے گی اور چچا کا نکاح بھتیجی کے ساتھ نہیں ہو سکتا))۔۔۔۔۔۔۔۔

سوال::: کیا عورت اور اس کے شوہر کی پہلی بیوی کی بیٹی کو نکاح میں جمع کرنا جائز ہے ؟؟؟ آسان لفظوں میں یوں کہ لیں کہ کیا سوتیلی ماں بیٹی کو ایک نکاح میں جمع کرنا جائز ہے ؟؟؟ اختلاف آئمہ مع دلائل بیان کریں۔۔۔

جواب:::

امام زفر کا مؤقف اور دلیل::: امام زفر کے نزدیک سوتیلی ماں بیٹی کو نکاح میں جمع کرنا جائز نہیں کیونکہ اگر سوتیلی بیٹی کو مرد فرض کیا جائے تو وہ سوتیلی ماں کا سوتیلا بیٹا کہلائے گی اور سوتیلے بیٹے کا سوتیلی ماں سے نکاح کرنا جائز نہیں ہوتا پس سوتیلی ماں بیٹی کو نکاح میں جمع کرنا جائز نہیں۔۔۔۔

دیگر احناف کا مؤقف اور دلیل::: امام زفر کے علاوہ بقیہ آئمہ احناف کے نزدیک سوتیلی ماں بیٹی کو نکاح میں جمع کرنا جائز ہے کیونکہ ان دونوں کے درمیان کوئی قرابت یا رضاعی رشتہ نہیں ہے اور امام زفر کی بات کا جواب یہ ہے کہ اگر ان دونوں میں سے سوتیلی ماں کو مرد فرض کیا جائے تو وہ سوتیلا باپ کہلائے گی اور سوتیلے باپ کا سوتیلی بیٹی سے نکاح کرنا جائز ہوتا ہے،، یعنی یہ والا جو اصول ہے جس کی روشنی میں امام زفر نے ہمارے خلاف دلیل پکڑی کہ اگر دو عورتوں میں کسی ایک کو مرد فرض کیا جائے اور ان کا آپس میں نکاح جائز نہ ہو تو ایسی عورتوں کو نکاح میں جمع کرنا جائز نہیں،، اس اصول کا اعتبار جانبین سے کیا جائے گا ایک طرف سے نہیں جیسا کہ امام زفر نے کیا ہے۔۔۔۔۔

سوال::: کیا زنا کی وجہ سے حرمت مصاہرت ثابت ہو جائے گی ؟؟؟ اختلاف آئمہ مع دلائل بیان کریں۔۔۔

جواب:::

امام شافعی کا مؤقف اور دلیل::: امام شافعی کے نزدیک زنا کی وجہ سے حرمت مصاہرت ثابت نہیں ہو گی کیونکہ مصاہرت ایک نعمت ہے اور یہ حرام کام کی وجہ سے ثابت نہیں ہو گی ((یعنی کسی عورت کے ساتھ زنا کرنے سے وہ شخص اس عورت کی ماں کا داماد نہیں بنے گا))۔۔۔۔

احناف کا مؤقف اور دلیل::: احناف کے نزدیک زنا سے حرمت مصاہرت ثابت ہو جاتی ہے کیونکہ بچے کے واسطے سے وطی جزئیت کا سبب ہے اسی وجہ سے بچہ اپنے ماں باپ میں سے دونوں کی طرف مکمل طور پر منسوب کیا جاتا ہے کیونکہ وہ دونوں کا جزء ہوتا ہے،،

پس اسی وجہ سے عورت کے اصول وفروع مرد پر اور مرد کے اصول وفروع عورت پر حرام ہو جاتے ہیں کیونکہ بچے کی وجہ سے وہ دونوں ایک دوسرے کا جزء بن چکے ہوتے ہیں۔۔۔۔۔

امام شافعی کی دلیل کا جواب:: امام شافعی نے فرمایا تھا کہ حرمت مصاہرت ایک نعمت ہے اور حرام کام کے ذریعے ثابت نہیں ہو گی تو اس کا جواب یہ ہے کہ وطی اس حیثیت سے حرمت ثابت نہیں کرتی کہ وہ زنا ہے بلکہ اس حیثیت سے حرمت مصاہرت ثابت کرتی ہے کہ وہ بچہ پیدا ہونے کا سبب ہے۔۔۔۔

اعتراض::: اگر وطی کی وجہ سے مرد وعورت دونوں ایک دوسرے کا جزء بن جاتے ہیں تو پھر ایک دفعہ وطی کرنے کے بعد ان کا دوبارہ وطی کرنا حرام ہونا چاہیے۔۔۔۔

جواب::: میاں بیوی کا ضرورتاً وطی کرنا حرام قرار نہیں دیا جائے گا۔۔۔۔۔

سوال::: کیا شہوت کے ساتھ دیکھنے یا چھونے سے حرمت مصاہرت ثابت ہو جائے گی؟؟؟ اختلاف آئمہ مع دلائل بیان کریں۔۔۔۔

جواب::: امام شافعی کا مؤقف اور دلیل:: امام شافعی کے نزدیک شہوت کے ساتھ دیکھنے یا چھونے سے حرمت مصاہرت ثابت نہیں ہو گی کیونکہ شہوت کے ساتھ دیکھنے اور چھونے میں دخول کا معنی نہیں پایا جاتا اور اسی وجہ سے ان دونوں کے ذریعے ((یعنی شہوت کے ساتھ دیکھنے اور چھونے)) سے روزہ اور احرام فاسد نہیں ہوتے اور نہ ہی غسل واجب ہوتا ہے کیونکہ ان میں دخول کا معنی نہیں پایا جاتا۔۔۔۔

احناف کا مؤقف اور دلیل::: احناف کے نزدیک شہوت کے ساتھ دیکھنے اور چھونے سے حرمت مصاہرت ثابت ہو جائے گی کیونکہ شہوت کے ساتھ دیکھنا اور چھونا دواعی وطی میں سے ہیں یعنی وطی کی طرف بلانے والے ہیں پس احتیاطاً دواعی وطی کو وطی کے قائم مقام کر کے حرمت مصاہرت ثابت کر دی جائے گی۔۔۔۔۔

سوال::: اس بات کا کیسے پتا چلے گا کہ اس شخص نے شہوت کے ساتھ چھوا ہے؟؟؟

جواب::: اگر چھونے سے اس کا آلہ تناسل منتشر ہو جائے یا اگر پہلے ہی منتشر تھا لیکن چھونے سے مزید انتشار پیدا ہو گیا تو شہوت کے ساتھ چھونا ثابت ہو جائے گا۔۔۔۔۔

سوال::: فرج کو دیکھنے سے کب حرمت مصاہرت ثابت ہو گی؟؟؟

جواب::: فرج کو دیکھنے سے حرمت مصاہرت تب ثابت ہو گی جب وہ فرج داخل کو دیکھے گا اور فرج داخل کا دیکھنا تب ہی متحقق ہو گا جب عورت ٹیک لگا کر بیٹھی ہو گی۔۔۔۔۔

سوال::: اگر شہوت کے ساتھ چھونے سے انزال ہو جائے تو کیا حرمت مصاہرت ثابت ہو گی؟؟؟

جواب::: کہا گیا ہے کہ اس صورت میں حرمت مصاہرت ثابت ہو جائے گی لیکن صحیح قول یہ ہے حرمت مصاہرت ثابت نہیں ہو گی کیونکہ انزال ہونے سے یہ واضح ہو گیا کہ اب یہ وطی کی طرف نہیں جائے گا جبکہ حرمت مصاہرت ثابت ہی تب ہوتا جب دواعی وطی پایا جائے جبکہ یہاں انزال ہونے کی وجہ سے داعی وطی ختم ہو گیا پس حرمت ثابت نہیں ہو گی۔۔۔۔۔۔

سوال::: اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کو طلاق رجعی یا طلاق بائن دی تو کیا اپنی بیوی کی عدت کے دوران وہ اس کی بہن سے نکاح کر سکتا ہے؟؟؟ اختلاف آئمہ مع دلائل تحریر کریں۔۔۔۔

جواب::: طلاق رجعی کی صورت میں تو بالاتفاق یہ مسئلہ ہے کہ وہ شخص اپنی بیوی کی بہن سے نکاح نہیں کر سکتا جبکہ طلاق بائن یا طلاق مغلظہ میں احناف اور شوافع کا اختلاف ہے۔۔۔۔۔

شوافع کا مؤقف اور دلیل:::

امام شافعی کے نزدیک اگر شوہر نے اپنی بیوی کو طلاق بائن یا طلاق مغلظہ دی ہو تو بیوی کی عدت کے دوران اس کی بہن سے نکاح کر سکتا ہے کیونکہ اب نکاح بلکل ختم ہو چکا ہے اسی وجہ سے اگر وہ شخص طلاق بائن یا مغلظہ دینے کے بعد بیوی کی عدت کے دوران اس سے وطی کرے گا تو اس پہ حد لازم ہو گی پس ثابت ہوا کہ طلاق بائن اور مغلظہ کی صورت میں نکاح ختم ہو جاتا ہے اور وہ اپنی بیوی کی بہن سے شادی کر سکتا ہے۔۔۔۔۔

احناف کا مؤقف اور دلیل:::

احناف کے نزدیک طلاق رجعی کی طرح طلاق بائن اور مغلظہ کی صورت میں بھی وہ بیوی کی عدت کے دوران اس کی بہن سے نکاح نہیں کر سکتا کیونکہ ابھی نکاح ختم نہیں ہوا بلکہ اس کے احکامات باقی ہیں مثلا:::عدت ختم ہونے تک شوہر پہ بیوی کا نفقہ لازم ہے،،

عدت کے دوران شوہر بیوی کو گھر سے جانے سے روک سکتا ہے،،عدت کے دوران اگر بچہ پیدا ہوا تو وہ شوہر کا کہلائے گا پس نکاح کے احکامات ابھی باقی ہیں اس وجہ سے وہ اپنی بیوی کی بہن سے دوران عدت نکاح نہیں کر سکتا۔۔۔۔

امام شافعی کی دلیل کا جواب:::

امام شافعی نے کہا تھا کہ اگر طلاق بائن یا مغلظہ کی عدت کے دوران وہ وطی کرے گا تو حد واجب ہو گی،،ان کا جواب یہ ہے کہ کتاب الطلاق کے مطابق حد واجب نہیں ہو گی جبکہ کتاب الحدود کے مطابق حد واجب ہو جائے گی کیونکہ اس کی حلال ملکیت ختم ہو گئی ہے۔۔۔۔

اب یہاں کتاب الطلاق اور کتاب الحدود کی عبارات سے دو قسم کا حکم سامنے آیا،،تو حد کے بارے میں احتیاط یہ ہے کہ لگا دی جائے اور بیوی کی بہن سے نکاح کی صورت میں احتیاط یہ ہے کہ ابھی نکاح نہ کیا جائے کیونکہ نکاح کے احکامات باقی ہیں۔۔۔۔۔

سوال:: کیا آقا اپنی لونڈی سے یا عورت اپنے غلام سے نکاح کر سکتی ہے؟؟؟

جواب::: جی نہیں،، کیونکہ نکاح کچھ ثمرات حاصل کرنے کے لیے کیا جاتا ہے اور وہ ثمرات دونوں نکاح کرنے والوں کے درمیان مشترک ہوتے ہیں جبکہ یہاں یہ ثمرات حاصل نہیں ہو رہے مثلا::: بیوی اپنے شوہر سے حق مہر اور نفقے کا مطالبہ کر سکتی ہے جبکہ لونڈی نہیں کر سکتی،،اگر لونڈی بیوی بن گئی تو وہ یہ مطالبہ کرے گی جبکہ لونڈی ہونے کی حیثیت سے اس کو یہ مطالبہ کرنے کا کوئی حق نہیں۔۔۔۔

اسی طرح شوہر اپنی بیوی پہ حاکم ہوتا ہے لیکن جب عورت اپنے غلام سے نکاح کرلے گی تو اس کا اپنی مالکہ کا آقا ہونا لازم آئے گا حالانکہ وہ غلام ہے،،پس اس لیے یہ نکاح نہیں ہو سکتا کیونکہ یہاں نکاح کے فوائد حاصل نہیں ہو رہے۔۔۔۔

سوال::: کتابیہ سے نکاح کرنے کا کیا حکم ہے؟؟؟

جواب::: کتابیہ سے نکاح کرنا جائز ہے کیونکہ اللہ پاک نے فرمایا:::

وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ

ترجمہ:::

اور تمہارے لیے پاک کتابیہ عورتیں حلال ہیں۔۔۔

آزاد کتابیہ اور لونڈی کتابیہ میں کوئی فرق نہیں۔۔۔۔

سوال::: مجوسی، بت پرست اور ستارہ پرست عورتوں سے نکاح کرنے کے بارے میں اسلام کیا کہتا ہے؟؟؟

جواب::: مجوسیہ عورت سے نکاح جائز نہیں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجوسیوں کے بارے میں فرمایا:::

ان کے ساتھ اہل کتاب جیسا معاملہ کرو مگر ان کی عورتوں سے نکاح نہ کرو اور ان کا ذبیحہ مت کھاؤ۔۔۔۔

بت پرست عورت سے نکاح کرنا جائز نہیں کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:::

لاتنکحواالمشرکات حتی یؤمن

ترجمہ::: اور مشرکہ عورتوں سے نکاح نہ کرو حتی کہ وہ ایمان لے آئیں۔۔۔۔

ستارہ پرست عورت سے نکاح کرنے کے بارے میں مسئلہ یہ ہے کہ اگر وہ کسی دین پہ ایمان رکھتی ہے اور کتاب پڑھتی ہے تو اس سے نکاح جائز ہے کیونکہ وہ اہل کتاب ہے،، اور اگر وہ ستاروں کی پوجا کرتی ہے اور کسی کتاب پہ ایمان نہیں لاتی تو اس سے نکاح کرنا جائز نہیں کیونکہ وہ مشرکہ ہے۔۔۔۔۔

سوال::: حالت احرام میں نکاح کرنے یا کروانے کے بارے میں آئمہ کرام کا کیا مؤقف ہے؟؟؟

جواب:::

شوافع کا مؤقف اور دلیل::: امام شافعی کے نزدیک احرام کی حالت میں نکاح کرنا یا کروانا جائز نہیں ان کی دلیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے""" محرم ((یعنی جس نے احرام باندھا ہو)) نکاح نہ کرے اور نہ ((کسی کا)) نکاح کروائے"""۔۔۔۔

احناف کا مؤقف اور دلیل::: احناف کے نزدیک حالت احرام میں نکاح کرنا اور کسی کا نکاح کروانا بلکل جائز ہے،، دلیل یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حالت احرام میں حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا تھا۔۔۔

امام شافعی نے جس حدیث کو بطور دلیل پیش کی ہے وہ وطی پہ محمول ہے کہ حالت احرام میں وطی نہ کی جائے البتہ نفس نکاح کرنے میں مسئلہ نہیں۔۔۔۔۔

سوال::: آزاد عورت سے نکاح کی طاقت کے باوجود مسلمان لونڈی یا کتابیہ لونڈی سے شادی کا کیا حکم ہے؟؟؟اختلاف آئمہ مع دلائل تحریر کریں۔۔۔۔۔

جواب:::

امام شافعی کا مؤقف اور دلیل::: امام شافعی کے نزدیک آزاد مرد کے لیے کتابیہ لونڈی سے شادی کرنا جائز نہیں کیونکہ لونڈی سے نکاح کرنا مجبوری کی بناء پہ ہوتا ہے((کہ اگر آزاد عورت سے نکاح کی طاقت نہیں رکھتا تو لونڈی سے کر سکتا ہے))اور یہ ضرورت مسلمان لونڈی سے پوری ہو رہی ہے لہذا کتابیہ لونڈی سے نکاح جائز نہ ہوگا،،دوسری عقلی دلیل یہ ہے کہ لونڈی سے نکاح کر کے ایک شخص اپنی اولاد کو غلامیت پہ پیش کر رہا ہے((یعنی لونڈی سے جو اولاد ہو گی وہ اس کے آقا کی غلام ہو گی))اور اپنی اولاد کو غلامیت پہ پیش کرنا درست نہیں،،امام شافعی کے نزدیک یہ مسئلہ بھی ہے کہ اگر آزاد عورت سے شادی کرنے کی طاقت رکھتا ہے تو اس صورت میں مسلمان لونڈی سے بھی نکاح نہیں کر سکتا۔۔۔۔

احناف کا مؤقف اور دلیل::: احناف کے نزدیک لونڈی سے نکاح کرنا مطلقاً جائز ہے((چاہے وہ لونڈی مسلمان ہو یا کتابیہ یا وہ آزاد عورت سے شادی کی طاقت رکھتا ہو یا نہ رکھتا ہو،،یعنی اس معاملے میں کوئی قید نہیں))کیونکہ آیت مطلق کا تقاضا کر رہی ہے:::

وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ ؕ-

ترجمہ کنزالعرفان:::

اور ان عورتوں کے علاوہ سب تمہیں حلال ہیں کہ تم انہیں اپنے مالوں کے ذریعے نکاح کرنے کو تلاش کرو نہ کہ زنا کے لئے۔۔۔۔

((یعنی اس سے پچھلی آیت میں ان عورتوں کا ذکر ہوا جن سے نکاح حرام ہے پس ان کے علاوہ سب سے نکاح کرنا جائز ہے چاہے آزاد ہو یا لونڈی،،چاہے مسلمان ہو یا کتابیہ))۔۔۔۔۔

امام شافعی نے اولاد کو غلامیت پہ پیش کرنے والی بات کی تھی تو اس کا جواب یہ ہے کہ وہ شخص اپنی اولاد کو غلامیت پہ پیش نہیں کر رہا بلکہ وہ آزاد اولاد ہی نہیں چاہتا اور اسے اس بات کا اختیار ہے۔۔۔۔۔

سوال::: آزاد عورت سے شادی کرنے کے بعد باندی سے نکاح کرنے کا کیا حکم ہے؟؟؟

جواب::: آزاد عورت سے شادی کرنے کے بعد باندی سے نکاح کرنا جائز نہیں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا """آزاد پہ باندی سے شادی نہ کی جائے""،، یہ حدیث امام شافعی کے خلاف حجت ہے جو فرماتے ہیں کہ اگر غلام آزاد عورت سے شادی کرے تو اس کے لیے دوسری شادی باندی سے کرنا جائز ہے،، اور امام مالک کے خلاف بھی حجت ہے جو فرماتے ہیں کہ اگر آزاد عورت راضی تب باندی سے شادی کی جاسکتی ہے۔۔۔۔۔

سوال::: کیا باندی سے شادی کرنے کے بعد آزاد عورت سے شادی کی جاسکتی ہے؟؟؟

جواب::: جی ہاں،، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا""باندی پہ آزاد سے شادی کی جاسکتی ہے"""اور دوسری عقلی دلیل یہ ہے کہ آزاد عورت تمام حالات میں حلال ہے۔۔۔۔۔

سوال::: اگر آزاد عورت کو طلاق بائن دی جائے اور وہ عدت میں ہو تو کیا دوران عدت باندی سے شادی کی جاسکتی ہے؟؟؟

جواب::: اس مسئلہ میں صاحبین اور امام اعظم کا اختلاف ہے:::

(1)صاحبین کا مؤقف اور دلیل:::

صاحبین کے نزدیک جائز ہے کیونکہ باندی سے نکاح کرنا تب ناجائز ہوگا جب آزاد پہ نکاح کیا جائے جبکہ یہاں آزاد کو طلاق بائن ہو چکی ہے اور وہ اب نکاح میں نہیں ہے لہذا باندی سے نکاح کرنا جائز ہوگا،، اس مسئلہ کو صاحبین ایک مثال بیان کرکے مزید پختہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی نے قسم کھائی میں آزاد پہ باندی سے نکاح نہیں کروں گا اور وہ آزاد کو طلاق بائن دے کر باندی سے نکاح کرتا ہے تو وہ حانث نہیں ہوگا۔۔۔۔۔

امام اعظم کا مؤقف اور دلیل:::

امام اعظم فرماتے ہیں کہ جائز نہیں ہے کیونکہ نکاح کے احکامات ابھی موجود ہیں مثلا عدت تک نان ونفقہ شوہر کو دینا ہوگا وغیرہ،، لھذا من وجہ نکاح باقی ہے اس لیے دوران عدت باندی سے نکاح جائز نہیں۔۔۔۔۔۔

صاحبین کی قسم والی مثال کارد کرتے ہوئے امام اعظم فرماتے ہیں کہ جب اس نے قسم کھائی کہ آزاد پہ باندی سے شادی نہیں کروں گا تو اس سے مراد یہ ہے کہ آزاد کی باری میں باندی کو شریک نہیں کروں گا پس جب اس نے طلاق بائن دے دی اور باندی سے نکاح کیا تو آزاد کی باری میں باندی کو شریک کرنا نہیں پایا گیا اس وجہ سے وہ حانث نہیں ہوگا۔۔۔۔۔

سوال::: آزاد مرد کے لیے کتنی شادیاں کرنا جائز ہے؟؟؟

جواب::: آزاد مرد کو ایک وقت چار شادیاں کرنے کی اجازت ہے چاہے وہ چار عورتیں آزاد ہوں یا باندیاں،، چار سے زیادہ عورتوں سے شادی کرنا جائز نہیں کیونکہ اللہ عزوجل کا فرمان ہے:::

فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۚ

ترجمہ::: تو ان عورتوں سے نکاح کرو جو تمہیں پسند ہوں، دو دو اور تین تین اور چار چار۔۔۔۔۔

امام شافعی فرماتے ہیں کہ صرف ایک لونڈی سے نکاح کرنے کی اجازت ہے کیونکہ لونڈی سے مجبوری کی وجہ سے نکاح کیا جائے گا یعنی جب کوئی شخص آزاد سے نکاح کی طاقت نہ رکھتا ہو تب لونڈی سے نکاح کرے گا پس ایک سے زیادہ لونڈیوں سے شادی کرنے کی اجازت نہیں۔۔۔۔۔

ہماری دلیل وہی آیت ہے،، لفظ منکوحہ میں باندی بھی شامل ہے لھذا ایک سے زیادہ باندیوں سے نکاح کرنے کی اجازت ہے۔۔۔۔۔

سوال::: غلام ایک وقت میں کتنی شادیاں کر سکتا ہے؟؟؟ اختلاف آئمہ مع دلائل بیان کریں۔۔۔۔

جواب::: امام مالک کا مؤقف اور دلیل::: غلام ایک وقت میں چار عورتوں سے نکاح کر سکتا ہے کیونکہ ان کے نزدیک نکاح کے معاملے میں غلام آزاد کی طرح ہے حتی کہ امام مالک کے نزدیک غلام آقا کی اجازت کے بغیر نکاح بھی کر سکتا ہے۔۔۔۔۔

احناف کا مؤقف اور دلیل::: احناف کے نزدیک غلام ایک وقت میں دو سے زیادہ شادیاں نہیں کر سکتا کیونکہ غلامیت نعمت کو آدھا کر دیتی ہے اس لیے غلام صرف دو شادیاں کرے گا تا کہ آزاد مرد کا شرف ظاہر ہو۔۔۔۔۔

سوال:: اگر کسی آزاد مرد نے چار بیویوں میں سے کسی ایک کو طلاق بائن دے دی تو کیا وہ اس کی عدت میں اگلا نکاح کر سکتا ہے؟؟؟

جواب::: جی نہیں،، جب تک وہ اس کی عدت میں رہے گی تب تک اسے اگلا نکاح کرنے کی اجازت نہیں ہو گی جبکہ امام شافعی کے نزدیک وہ اگلا نکاح کر سکتا ہے کیونکہ طلاق بائن دینے کی وجہ سے اس کا نکاح ختم ہو چکا ہے۔۔۔۔

اسی طرح اگر کسی نے اپنی بیوی کو طلاق بائن دی تو امام اعظم کے نزدیک دوران عدت اس کی بہن سے نکاح نہیں کر سکتا جبکہ امام شافعی کے نزدیک کر سکتا ہے۔۔۔۔۔

سوال::: اگر کوئی عورت زنا کی وجہ سے حاملہ ہو گئی تو کیا اس کے ساتھ نکاح کرنے کی اجازت ہے؟؟؟

جواب::: طرفین کے نزدیک اگر کوئی عورت زنا سے حاملہ ہوئی ہے تو اس کے ساتھ نکاح تو کیا جا سکتا ہے کیونکہ آیت کے مطابق اس سے نکاح کرنا حلال ہے لیکن وضع حمل تک وطی نہیں کی جائے گی تاکہ اپنے پانی سے غیر کی کھیتی سیراب کرنا لازم نہ آئے جبکہ امام ابو یوسف کے نزدیک یہ نکاح باطل ہے۔۔۔۔

سوال::: اگر کسی حاملہ عورت کا حمل ثابت النسب ہے تو اس سے نکاح کرنے کا کیا حکم ہے؟؟؟

جواب::: اس صورت میں تینوں آئمہ کرام کے نزدیک نکاح باطل ہو گا۔۔۔

سوال::: وہ عورت جو دار الحرب سے قید ہو کر آئی اور حاملہ ہے تو کیا اس سے نکاح کیا جا سکتا ہے؟؟؟

جواب::: جی نہیں،، کیونکہ اس کا حمل ثابت النسب ہے پس نکاح کرنا باطل ہے۔۔۔

سوال::: اگر کسی آقا نے اپنی ام ولد کا اس حال میں نکاح کروایا کہ وہ اس سے حاملہ تھی تو کیا یہ نکاح ہو جائے گا؟؟؟

جواب::: یہ نکاح باطل ہو گا کیونکہ وہ اپنے آقا کی فراش ہے اس وجہ سے ام ولد کا بچہ آقا کے دعوے کے بغیر بھی اسی کا ہو گا((ایک بات سمجھ لیں کہ اگر پہلی دفعہ لونڈی کا آقا سے بچہ پیدا ہوا ہے تو جب تک آقا بچے کا باپ ہونے کا دعویٰ نہ کرے بچے کا نسب اس سے ثابت نہیں ہو گا لیکن جب بچہ ثابت ہو گیا تو وہ لونڈی ام ولد بن جائے گی پس اس کے بعد اگر کوئی بچہ پیدا ہو گا تو آقا کے دعوے کے بغیر ہی اس کا قرار دیا جائے گا))،، پس اگر نکاح کو درست قرار دیا جائے تو وہ لونڈی دو مردوں کی فراش بن جائے گی لہذا نکاح باطل ہے،، ام ولد آقا کی فراش تو ہے لیکن کمزور فراش ہے اگر آقا بچے کا باپ بننے کا انکار کرتا ہے تو بغیر لعان کے یہ چیز مان لی جائے گی۔۔۔

سوال::: جس نے اپنی لونڈی سے وطی کی اور پھر اس کا نکاح کروادیا تو کیا حکم ہے؟؟؟

جواب::: نکاح جائز ہے کیونکہ لونڈی اپنے آقا کی فراش نہیں ہوتی((جب تک وہ ام ولد نہ بن جائے))اور اگر وہ لونڈی بچہ جن لے تو جب تک آقا بچے کے باپ ہونے کا دعویٰ نہیں کرے گا تب تک نسب ثابت نہیں ہوگا۔۔۔

اس مسئلہ میں نکاح تو جائز ہے لیکن وطی کرنے کے بارے میں اختلاف ہے،، شیخین کے نزدیک استبراء سے پہلے شوہر اپنی بیوی جو کہ لونڈی ہے اس سے وطی کر سکتا ہے کیونکہ لونڈی کا نکاح کرنا اس بات کی علامت ہے کہ اس کا پیٹ خالی ہے لہذا استبراء کی ضرورت نہیں۔۔۔جبکہ امام محمد فرماتے ہیں کہ میں شوہر کا استبراء سے پہلے وطی کرنا پسند نہیں کرتا کہیں شوہر اور آقا کا پانی نہ مل جائے۔۔۔۔

سوال::: اگر کسی مرد نے عورت کو زنا کرواتے ہوئے دیکھا اور اس سے نکاح کر لیا تو کیا وہ استبراء سے پہلے وطی کر سکتا ہے؟؟؟

جواب::: شیخین کے نزدیک استبراء سے پہلے وطی کر سکتا ہے جبکہ امام محمد کا وہی مؤقف ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں شوہر کا استبراء سے پہلے وطی کرنا پسند نہیں کرتا۔۔۔۔

سوال::: نکاح متعہ اور نکاح مؤقت کی تعریف اور ان کا حکم لکھیں۔۔۔

جواب:: نکاح متعہ یہ ہے کہ کوئی شخص عورت سے کہے میں تم سے اتنی مدت تک اتنے مال کے بدلے نکاح کرتا ہوں۔۔۔

امام مالک اس کے بارے میں فرماتے ہیں کہ جائز ہے جب تک اس کا نسخ ہونا ظاہر نہ ہو جائے۔۔۔

احناف کے نزدیک یہ باطل ہے کیونکہ صحابہ کا اس پہ اجماع ہے،، حضرت ابن عباس کی ایک روایت سے ثابت ہوتا تھا کہ شاید وہ اس نکاح کے قائل ہیں لیکن بعد میں انہوں نے بھی اس قول سے رجوع فرمالیا تھا۔۔۔۔

نکاح مؤقت باطل ہے،، امام زفر فرماتے ہیں کہ یہ نکاح کرنے سے نکاح مؤقت نہیں رہے گا بلکہ پکا پکا نکاح ہو جائے گا کیونکہ فاسد شروط سے نکاح باطل نہیں ہوتا،، بقیہ آئمہ احناف کے نزدیک یہ باطل ہے کیونکہ یہ متعہ کے معنی میں ہے،، اب چاہے تھوڑی مدت متعین کی جائے یا زیادہ مدت اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔۔۔

سوال::: اگر کسی نے ایک عقد میں دو نکاح کیے اور ان دو میں سے ایک عورت سے اس کا نکاح حلال نہیں تو کیا وہ عقد ہو جائے گا ؟؟؟ نیز عورتوں کے حق مہر کی کیا صورت ہوگی؟؟؟

جواب::: موجود صورت میں وہ عورت جس کے ساتھ نکاح حلال نہیں اس کے ساتھ نکاح نہیں ہو گا اور جس کے ساتھ نکاح حلال ہے اس کے ساتھ ہو جائے گا کیونکہ ایک کا نکاح باطل ہے دوسری کا درست ہے لہذا جس کا درست ہے اس کا ہو جائے گا،، بخلاف بیع کے کہ جب کسی نے غلام اور آزاد کو ایک ہی بیع میں بیچا تو وہ بیع فاسد ہو جائے گی کیونکہ آزاد کو خریدا نہیں جا سکتا۔۔۔

حق مہر کے بارے میں امام اعظم فرماتے ہیں کہ سارے کا سارا اس کا ہو جائے گا جس کے ساتھ نکاح حلال ہے جبکہ صاحبین فرماتے ہیں کہ مہر مثلی کے اعتبار سے حق مہر تقسیم ہو گا((مثلا ہندہ کا مہر مثلی دس ہزار ہے جبکہ راشدہ کا مہر مثلی پانچ ہزار ہے،، ھندہ کے ساتھ نکاح درست ہو گیا اور مقرر کردہ مہر پندرہ سو روپے تھا،، چونکہ ہندہ کا مہر مثلی راشدہ سے دوگنا تھا اس لیے اسے پندرہ سو میں سے ایک ہزار ملے گا اور بقیہ پانچ سو راشدہ کو ملنا تھا لیکن اس کے ساتھ نکاح نہیں ہوا پس وہ حق مہر شوہر اپنے پاس رکھ لے گا))۔۔۔۔۔

سوال::: ایک عورت نے کسی شخص کے خلاف یہ مقدمہ دائر کر دیا کہ میں اس کی بیوی ہوں اور نکاح کے گواہ بھی پیش کر دیے پس قاضی نے اس عورت کو اس شخص کی بیوی قرار دیا تو کیا شوہر اس عورت سے وطی کر سکتا ہے؟؟؟

جواب:::امام ابو یوسف،امام محمد اور امام شافعی کا مؤقف:::

امام ابو یوسف کے دوسرے قول کے مطابق اور امام محمد اور امام شافعی کے نزدیک اسے وطی کرنے کی اجازت نہیں ہو گی کیونکہ گواہ جھوٹے ہیں اور قاضی نے یہاں غلط فیصلہ کیا ہے،، پھر یہ تینوں آئمہ کرام ایک مثال دیتے ہیں کہ اگر بعد میں پتا چلتا ہے کہ وہ دونوں گواہ غلام یا کافر تھے پھر تو بالاتفاق نکاح نہیں ہو گا پس ان گواہوں کا جھوٹا ہونا ان کے غلام یا کافر ہونے کی طرح ہو گیا لہذا اس صورت میں بھی نکاح نہیں ہوا اور مرد کو وطی کی اجازت نہیں۔۔۔

امام اعظم کا مؤقف اور دلیل::: امام اعظم اور امام ابو یوسف کے ایک قول کے مطابق مرد عورت سے وطی کر سکتا ہے۔۔۔

امام اعظم فرماتے ہیں کہ قاضی کے نزدیک گواہ سچے ہیں،، بعض اوقات حقیقت پہ مطلع ہونا ممکن نہیں ہوتا لہذا ظاہری صورتحال کو دیکھ کر فیصلہ کر دیا جاتا ہے لہذا یہاں قاضی کا فیصلہ قابل قبول ہو گا،، دونوں گواہوں کا کافر ہونے کی صورت میں نکاح اس لیے باطل ہو گا کیونکہ کفر پہ مطلع ہونا آسان تھا اور قاضی مطلع نہیں ہوا جس کی وجہ سے وہ نکاح نہیں ہوا جبکہ یہاں صورتحال پیچیدہ ہے۔۔۔۔

یہ مسئلہ املاک مرسلہ کے برخلاف ہے کہ اگر کسی شخص نے لونڈی کا آقا ہونے کا دعویٰ کیا تو اسے اس کے ساتھ وطی کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔۔۔

((باب فی الاولیاء والأکفاء))

سوال::: اگر آزاد، عاقلہ، بالغہ عورت اپنی مرضی سے نکاح کرے تو کیا اس کا نکاح منعقد ہو جائے گا؟؟؟ اختلاف آئمہ مع دلائل بیان کریں۔۔۔

جواب::: امام شافعی اور امام مالک کا مؤقف:::

ان کے نزدیک نکاح نہیں ہو گا کیونکہ نکاح کئی مقاصد کے لیے کیا جاتا ہے اگر یہ نکاح کرنا عورت کے سپرد کر دیا جائے تو چونکہ وہ ناقص العقل ہوتی ہے اس لیے نکاح کے مقاصد فوت ہو جائیں گے لہذا نکاح نہیں ہو گا۔۔۔۔

امام محمد کا مؤقف اور دلیل:::

امام محمد کے نزدیک نکاح ولی کی اجازت پہ موقوف ہوگا اگر وہ اجازت دیتا ہے تو ٹھیک ہے ورنہ نکاح باطل ہو جائے گا لیکن امام محمد نے شیخین کے قول کی طرف رجوع کر لیا تھا۔۔۔۔

شیخین کا مؤقف::: شیخین کے نزدیک نکاح جائز ہوگا کیونکہ وہ اب بالغہ اور عاقلہ ہے اپنے مال میں تصرف کرنے کا حق رکھتی ہے،، اپنے لیے اچھا برا پہچاننے کی تمیز رکھتی ہے لہذا نکاح منعقد ہو جائے گا۔۔۔۔

امام ابویوسف کی ایک دوسری روایت ہے کہ نکاح منعقد نہیں ہوگا۔۔۔

سوال::: اگر ولی کے بغیر آزاد بالغہ، عاقلہ کا نکاح ہو سکتا ہے تو پھر عام حالات میں نکاح کرنے کے لیے ولی کو کیوں بلایا جاتا ہے؟؟؟

جواب::: ولی کو اس لیے بلایا جاتا ہے تاکہ لوگ عورت کو بے شرم نہ سمجھیں۔۔۔

سوال::: اگر عورت غیر کفو میں اپنا نکاح کرے تو کیا وہ نکاح جائز ہوگا؟؟؟

جواب::: جی ہاں،، لیکن غیر کفو کی صورت میں ولی کو اعتراض کرنے کا حق ہو گا۔۔۔۔

شیخین کی ایک دوسری روایت کے مطابق غیر کفو میں نکاح کرنے سے نکاح نہیں ہو گا۔۔۔

سوال::: کیا ولی بالغہ باکرہ عورت پہ نکاح کے لیے جبر کر سکتا ہے؟؟؟

جواب:::

امام شافعی کا مؤقف اور دلیل::: امام شافعی کے نزدیک ولی جبر کر سکتا ہے کیونکہ بالغہ باکرہ ناتجربہ کار ہونے کی وجہ سے چھوٹی بچی کی مانند ہے لہذا ولی کو جبر کرنے کا حق ہے،، چونکہ ولی کو جبر کرنے کا حق ہے اسی وجہ سے وہ عورت کے حکم کے بغیر اس کے مہر پہ بھی قبضہ کر سکتا ہے۔۔۔۔

احناف کا مؤقف اور دلیل::: احناف کے نزدیک ولی کو جبر کرنے کا کوئی حق نہیں،، امام شافعی نے بالغہ کو چھوٹی بچی پہ قیاس کیا تھا تو اس کا جواب یہ ہے کہ چھوٹی بچی پہ اس کی عقل کم ہونے کی وجہ سے ولایت ثابت ہو گی لیکن جب شریعت کے احکامات اس کی طرف متوجہ ہوئے تو اس کی عقل کامل ہو گئی اور وہ لڑکے کی طرح ہو گئی،، امام شافعی نے دوسرا قیاس یہ کیا تھا کہ ولی عورت کے حکم کے بغیر اس کے حق مہر پہ قبضہ کر سکتا ہے اور یہ اس بات کو ثابت کرتا ہے کہ وہ نکاح کے لیے جبر بھی کر سکتا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ اگر عورت ولی کو حق مہر لینے سے منع کر دے تو وہ نہیں لے سکتا لہذا یہ قیاس درست نہیں۔۔۔۔

سوال::: جب باکرہ سے نکاح کے لیے ولی اجازت لے گا تو اس کا کون سا ردعمل اس کی اجازت سمجھا جائے گا؟؟؟

جواب:: اگر وہ چپ رہی یا ہنسنے لگ گئی تو یہ اس کی طرف سے اجازت ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا""" باکرہ سے اس کے نفس کے بارے میں اجازت مانگی جائے پس اگر وہ چپ رہی تو یہ اس کی طرف سے رضا ہے""،، عقلی دلیل یہ ہے باکرہ رغبت کا اظہار کرتے ہوئے شرماتی ہے نہ کہ رد کا اظہار کرتے ہوئے تو چپ رہنے یا ہنسنے میں اجازت کی جہت راجح ہے،، اور ہنسنا تو چپ رہنے سے زیادہ دلالت کر رہا ہے کہ باکرہ نکاح پہ راضی ہے،، ہاں اگر وہ آواز کے ساتھ رو پڑی تو یہ اس کی طرف سے انکار سمجھا جائے گا لیکن اگر بغیر آواز کے روئی تو یہ اجازت کی دلیل ہے،، اگر وہ طنزیہ مسکرائی تب بھی اجازت نہیں مانی جائے گی۔۔۔۔

سوال::: اگر باکرہ سے اجازت لینے والا ولی کے علاؤہ کوئی دوسرا شخص ہو کیا تب بھی باکرہ کا ہنسنا یا چپ رہنا اجازت سمجھا جائے گا ؟؟؟

جواب::: جی نہیں،، پھر صراحت کے ساتھ کلام کر کے اجازت دینا ہو گی کیونکہ غیر ولی کے جواب میں چپ رہنا اس بات کی دلیل ہے کہ ہو سکتا ہے وہ اس کی بات کی طرف التفات نہ کر رہی ہو لہذا اگر وہ اس صورت میں چپ رہتی ہے تو اجازت میں احتمال ہے،،

ہاں اگر ولی اپنی طرف سے کوئی قاصد بھیجے تو وہ ولی کے قائم مقام ہوگا اور اس کے اجازت لینے کی صورت میں باکرہ کا چپ رہنا یا ہنسنا اجازت سمجھا جائے گا۔۔۔۔۔۔

سوال::: کیا اجازت لیتے وقت عورت کے سامنے اس مرد کا نام لینا ضروری ہے جو اس کا شوہر بننے جا رہا ہے؟؟

جواب::: جی ہاں،، تاکہ پتا چلے وہ عورت اس کے ساتھ نکاح کرنے میں رغبت رکھتی ہے یا نہیں۔۔۔۔۔

سوال::: کیا اجازت لیتے وقت حق مہر کا ذکر کرنا ضروری ہے؟؟؟

جواب::: جی نہیں،، کیونکہ اس کے بغیر بھی نکاح صحیح ہو جائے گا۔۔۔۔

سوال::: اگر ولی نے باکرہ لڑکی کا نکاح کروا دیا اور اس کے بعد لڑکی کو خبر پہنچی اور وہ چپ رہی تو کیا اس کا نکاح منعقد ہو جائے گا؟؟؟

جواب::: جی ہاں،، کیونکہ اس کا چپ رہنا رضامندی کی دلیل ہے۔۔۔۔

اگر یہ نکاح کی خبر دینے والا فضولی ہو یعنی نہ ولی ہو اور نہ ولی کا قاصد ہو تو امام اعظم کے نزدیک ضروری ہے کہ وہ دو ہوں یا گر ایک ہے تو اس کا عادل ہونا ضروری ہے۔۔۔۔۔

اگر نکاح کی خبر دینے والا ولی کا قاصد ہو تو اس میں عدد یا عادل ہونا شرط نہیں۔۔۔۔۔ سوال:::

اگر ولی ثیبہ سے اجازت طلب کرے تو کیا ثیبہ کا خاموش رہنا اجازت قرار پائے گا؟؟؟

جواب::: جی نہیں،، اس کا زبان سے بولنا ضروری ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا""ثیبہ سے مشورہ کیا جائے گا""۔۔۔۔۔

عقلی دلیل یہ ہے کہ ثیبہ عورت کا منہ سے بولنا عیب شمار نہیں ہوگا اور شوہر کے پاس رہنے کی وجہ سے اس کی شرم بھی کم ہو چکی ہوتی ہے لہذا اس کا بولنا ضروری ہے۔۔۔۔۔

سوال::: اگر کسی عورت کا پردہ بکارت کھیل کود، حیض، زخم یا لمبی عمر تک بغیر شادی کے رہنے کی وجہ سے زائل ہو گیا تو کیا وہ باکرہ قرار پائے گی؟؟؟

جواب::: جی ہاں وہ باکرہ کے حکم میں ہو گی کیونکہ اس سے جو شخص وطی کرے گا وہ اس سے وطی کرنے والا پہلا شخص ہو گا اور دوسری عقلی دلیل یہ ہے کہ ممارست یعنی شوہر سے نہ ملنے کی وجہ سے وہ حیاء کرے گی۔۔۔۔۔

سوال::: اگر کسی کا پردہ بکارت زنا کی وجہ سے پھٹ گیا تو کیا وہ باکرہ کہلائے گی؟؟؟

جواب::: صاحبین اور امام شافعی کا مؤقف:::

ان کے نزدیک وہ اب باکرہ نہیں بلکہ ثیبہ کہلائے گی اور نکاح کی اجازت کے لیے اس کا بولنا ضروری ہو گا۔۔۔۔۔

امام اعظم کا مؤقف::: آپ فرماتے ہیں کہ وہ باکرہ ہی کہلائے گی کیونکہ لوگ اسے باکرہ ہی سمجھتے ہیں اگر اسے ثیبہ قرار دیا جائے تو وہ بدنام ہو جائے گی ہاں اگر وہ زنا کرنے میں مشہور ہو چکی ہے تب اس کا چپ رہنا یا ہنسنا اجازت نہیں کہلائے گا بلکہ اس کا منہ سے بولنا ضروری ہو گا،، البتہ اگر وطی بالشبہ یا نکاح فاسد کی وجہ سے اس کا پردہ زائل ہوا تو وہ باکرہ کی فہرست سے خارج ہو جائے گی۔۔۔۔۔

سوال::: اگر شوہر نے کہا تم تک نکاح کی خبر پہنچی تھی اور تم خاموش رہی لیکن عورت کہتی ہے کہ میں نے تو نکاح رد کر دیا تھا تو اس صورت میں کس کا قول مانا جائے گا؟؟؟

جواب::: امام زفر کا موقف اور دلیل::: آپ فرماتے ہیں کہ اس معاملے میں شوہر کا قول مانا جائے گا کیونکہ سکوت اصل ہے اور رد کرنا عارضہ ہے۔۔۔۔

بقیہ آئمہ احناف کا مؤقف اور دلیل::: بقیہ آئمہ احناف کے نزدیک عورت کا قول مانا جائے گا کیونکہ مرد ملک بضعہ کا مالک ہونے کا دعوی کر رہا ہے جبکہ عورت اس کا انکار کر رہی ہے تو یہ منکرہ کہلائے گی اور اس کی مثال اس شخص جیسی ہو گی جس کے پاس امانت رکھوائی گئی اور اس نے کہا کہ میں امانت واپس کر چکا ہوں جبکہ جو شخص امانت رکھوانے والا تھا اس کا کہنا ہے کہ میں نے امانت واپس نہیں لی تو اس صورت میں جس کے پاس امانت رکھوائی گئی اس کا اعتبار کیا جائے گا کیونکہ امانت رکھوا کر ذمے سے فارغ ہو جانا اصل ہے تو لہذا اس کا اعتبار کر لیا جائے گا۔۔۔۔۔۔

سوال::: اگر شوہر عورت کے سکوت پہ گواہ پیش کر دے تو کیا نکاح ثابت ہو جائے گا؟؟؟

جواب::: جی ہاں تب نکاح ثابت ہو جائے گا کیونکہ اس نے گواہ پیش کر کے اپنے دعوے کو پختہ کر دیا اور اس صورت میں عورت پہ امام اعظم کے نزدیک قسم نہیں ہو گی یعنی عورت اگرچہ یہاں منکرہ ہے لیکن اس سے قسم نہیں لی جائے گی بلکہ شوہر کی بات مان کر نکاح کو ثابت کر دیا جائے گا۔۔۔۔

سوال::: اگر چھوٹے بچے یا بچی کا ولی نکاح کروائیں تو کیا نکاح جائز ہو جائے گا؟؟؟اختلاف ائمہ مع دلائل بیان کریں۔۔۔۔

جواب:::

امام مالک کا مؤقف اور دلیل::: امام مالک کے نزدیک صرف باپ ہی چھوٹے بچے یا بچے کا نکاح کروا سکتا ہے کیونکہ آزاد آدمی پہ ولایت حاجت کی وجہ سے ہے اور یہاں شہوت نہ ہونے کی وجہ سے کوئی حاجت نہیں لیکن باپ کی ولایت حدیث کی وجہ سے خلاف قیاس ثابت ہو گی دادا کو ولی نہیں مانا جائے گا کیونکہ وہ باپ کے معنی میں نہیں ہے۔۔۔۔

امام مالک کا ہم یہ جواب دیتے ہیں کہ باپ کے علاوہ دیگر لوگوں کو ولی بنانا قیاس کے موافق ہے کیونکہ نکاح میں مصلحتیں شامل ہوتی ہیں ،،ہو سکتا ہے بچپن میں لڑکی یا لڑکے کا کفو مل جائے لیکن اگر بچوں کے بڑے ہونے کا انتظار کیا جائے تو وہاں نکاح نہ ہو سکے،،پس اس وجہ سے بچپن میں ولایت ثابت کر دی گئی تا کہ اگر بچپن میں بچے یا بچی کا کفو مل جائے تو اس کا نکاح کروایا جا سکے۔۔۔

امام شافعی کا مؤقف اور دلیل::: امام شافعی فرماتے ہیں کہ باپ اور دادا کے علاوہ کسی کو ولایت کا حق نہیں دیا جا سکتا کیونکہ ان کے علاوہ رشتہ داروں میں شفقت کم ہوتی ہے اسی وجہ سے دیگر رشتہ داروں کو نابالغ کے مال میں تصرف کرنے کا کوئی حق نہیں بلکہ یہ تصرف کرنے کا حق صرف باپ اور دادا کا ہے تو اس سے یہ ثابت ہوا کہ بچپن میں ولایت کا حق صرف باپ اور دادا کو ہے ان کے علاوہ کسی کو نہیں۔۔۔۔۔

احناف کی جانب سے امام شافعی کو جواب یہ دیا جاتا ہے کہ باپ اور دادا کے علاوہ دیگر رشتہ دار بھی اس کے کچھ لگتے ہیں تو رشتہ داری کا یہ تقاضا ہے کہ دیگر رشتہ دار بھی مصلحت کو پیش نظر رکھ کر بچے یا بچی کا نکاح کریں رشتہ داری کے باوجود دیگر رشتہ دار اگر مصلحت کو پیش نظر نہیں رکھتے تو اس کا بھی حل موجود ہے اور وہ یہ ہے کہ اگر کسی بچے یا بچی کا نکاح باپ یا دادا کے علاوہ کسی نے کروایا ہو تو بالغ ہونے کے بعد اس کو نکاح توڑنے کا اختیار دیا جاتا ہے۔۔۔

احناف کا مؤقف اور دلیل::: احناف کے نزدیک نابالغ بچے یا بچی کا نکاح ولی کر سکتا چاہے چاہے وہ باپ دادا کے علاوہ ہو کیونکہ ہو سکتا ہے بچپن میں کفو مل جائے لیکن اگر بالغ ہونے کا انتظار کیا جائے تب تک وہ کفو جاتا رہے،،اس کے علاؤہ ایک نقلی دلیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان بھی ہے """نکاح کرنے کا حق عصبات کو ہے"""((پس اس میں باپ دادا کے علاوہ اگر کوئی ولی بنتا ہے تو وہ بھی شامل ہے۔۔۔))

سوال::: اگر باپ یا دادا نے نابالغ بچے یا بچی کا نکاح کروایا تو کیا بالغ ہونے کے بعد ان کو نکاح فسخ کرنے کا اختیار ہو گا؟؟؟

جواب::: جی نہیں اس صورت میں ان کو فسخ کرنے کا اختیار نہیں ہو گا کیونکہ باپ اور دادا کامل رائے والے اور بھرپور شفقت رکھنے والے ہیں لہذا ان کا کیا گیا نکاح بالغ ہونے کے بعد فسخ نہیں کیا جا سکتا۔۔۔

سوال::: اگر باپ یا دادا کے علاوہ کسی اور ولی نے بچے یا بچی کا نکاح کیا تو کیا اس صورت میں بالغ ہونے کے بعد فسخ کا اختیار ہو گا؟؟؟

جواب:::

طرفین کا مؤقف اور دلیل::: طرفین کے نزدیک اختیار ہو گا چاہے تو نکاح باقی رکھے چاہے فسخ کر دے،،دلیل یہ ہے کہ باپ کے دادا کے علاوہ دیگر رشتہ داروں میں شفقت کی کمی ہوتی ہے تو ہو سکتا ہے نکاح کی مصلحتیں پوری نہ ہوں لہذا باپ یا دادا کے علاوہ کسی اور ولی کے نکاح کروانے کی صورت میں فسخ کا اختیار دیا جائے گا۔۔۔۔

امام ابو یوسف کا مؤقف اور دلیل::: امام ابو یوسف کے نزدیک فسخ کا اختیار نہیں دیا جائے گا وہ دیگر رشتہ داروں کو باپ اور دادا پہ قیاس کرتے ہیں۔۔۔۔

سوال::: اگر نابالغ بچے بچی کا نکاح ماں یا قاضی کروائے تو کیا تب بھی بالغ ہونے کے بعد فسخ کا اختیار ہو گا؟؟؟

جواب::: جی ہاں اس صورت میں بھی فسخ کا اختیار ہو گا کیونکہ والدہ میں شفقت تو پائی جا رہی ہے لیکن کامل رائے کی کمی ہے اور قاضی میں کامل رائے تو پائی جا رہی ہے لیکن شفقت کی کمی ہے پس فسخ کا اختیار اس وقت نہیں ہو گا جس وقت شفقت اور کامل رائے دونوں پائی جائیں گی۔۔۔

سوال::: اگر لڑکی کے بالغہ ہونے کے بعد اس کو نکاح کی خبر پہنچی اور وہ خاموش رہی تو کیا نکاح ثابت ہو گا؟؟؟

جواب::: جی ہاں اس صورت میں نکاح ثابت ہو جائے گا کیونکہ باکرہ کا خاموش رہنا اس کی رضامندی کی علامت ہے۔۔۔

سوال::: اگر لڑکی کو نکاح کا علم تھا لیکن اس بات کا نہیں پتہ تھا کہ بالغہ ہونے کے بعد نکاح فسخ کرنے کا اختیار ملتا ہے تو کیا وہ معذور سمجھی جائے گی؟؟؟

جواب::: جی نہیں وہ معذور نہیں سمجھے جائے گی کیونکہ وہ دارالاسلام میں ہے اور آزاد ہے پس دارالاسلام میں جہالت عذر نہیں۔۔۔۔

سوال::: اگر باندی کو آزاد کر دیا جائے اور اسے اس بات کا علم نہ ہو کہ آزاد ہونے کے بعد نکاح فسخ کرنے کا اختیار ہوتا ہے تو کیا وہ معذور سمجھی جائے گی؟؟؟

جواب::: جی ہاں باندی معذور سمجھی جائے گی کیونکہ وہ باندی ہونے کی وجہ سے کام کاج میں مصروف رہتی ہے اور شریعت کے احکامات سیکھنے کی اس کو فرصت نہیں ملتی لہذا وہ مسئلہ معلوم نہ ہونے کی وجہ سے معذور سمجھی جائے گی۔۔۔۔

سوال::: کیا باکرہ کی طرح بالغ ہونے والے لڑکے کا خیار بلوغ بھی چپ رہنے سے باطل ہو جائے گا؟؟؟

جواب::: جی نہیں اس کا خیار باطل نہیں ہو گا جب تک وہ زبان سے اپنی رضا کا اظہار نہ کر دے یا اس کی جانب سے کوئی ایسی علامت نہ پائی جائے جو اس کی رضامندی پہ دلالت کرتی ہو،،یہی معاملہ اس ثیبہ کا بھی ہو گا جس کے ساتھ شوہر نے بلوغ سے پہلے دخول کیا ہو ((یعنی ایسی ثیبہ کا بھی چپ رہنا خیار بلوغ کو باطل نہیں کرے گا بلکہ اس کا بولنا ضروری ہو گا))۔۔۔۔

سوال::: باکرہ ثیبہ اور لڑکے کے حق میں خیار بلوغ کب تک باقی رہے گا؟؟؟

جواب::: باکرہ عورت کا خیار بلوغ مجلس کے ختم ہونے تک باقی نہیں رہے گا بلکہ جیسے ہی اسے نکاح کا علم ہوا اور وہ چپ رہی تو اس کا خیار باطل ہو جائے گا البتہ بالغ ہونے والے لڑکے اور ثیبہ عورت کا خیار مجلس کے بعد بھی باقی رہے گا کیونکہ ان کی رضا سے نکاح ثابت ہو گا جبکہ باکرہ کا خاموش رہنا ہی اس کی رضا ہے۔۔۔

یہ مسئلہ خیار عتق کے خلاف ہے اگر مجلس میں آقا نے باندی کو یہ خیار دیا تو یہ خیار مجلس کے ختم ہونے تک باقی رہے گا۔۔۔

سوال::: کیا غلام، بچہ یا مجنون کسی کا ولی بن سکتا ہے؟؟؟

جواب::: جی نہیں غلام بچہ یا مجنون کسی کا ولی نہیں بن سکتا بلکہ وہ تو اپنے اوپر بھی ولایت کا حق نہیں رکھتا تو کس طرح کسی دوسرے کا ولی بنے گا؟؟؟

نکاح میں کسی کو ولی اس لیے بنایا جاتا ہے تاکہ مصلحت کے پیش نظر نکاح کروایا جاسکے،، غلام، بچے اور مجنون میں اتنی صلاحیت نہیں کہ وہ کسی کی مصلحت کا سوچ سکیں لہذا ان کو ولی بنانے کا کوئی فائدہ نہیں۔۔۔

سوال::: کیا کافر مسلمان کا ولی بن سکتا ہے؟؟؟

جواب::: جی نہیں کافر مسلمان کا ولی نہیں بن سکتا کیونکہ اللہ پاک کا فرمان ہے:::

وَلَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا

ترجمہ:::

اور اللہ کافروں کو مسلمانوں پر کوئی راہ نہ دے گا۔

اسی وجہ سے کافر کی مسلمان کے خلاف شہادت بھی قبول نہیں کی جائے گی اور نہ ہی مسلمان اور کافر ایک دوسرے کے وارث بن سکتے ہیں۔۔۔۔

البتہ کافر اپنے کافر بیٹے کا نکاح میں ولی بن سکتا ہے کیونکہ اللہ پاک کا فرمان ہے:::

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۭ

ترجمہ:::

اور کافر آپس میں ایک دوسرے کے وارث ہیں

اسی وجہ سے کافر کی کافر کے خلاف شہادت بھی قبول کی جائے گی اور کافر کافر کا وارث بھی بن سکتا ہے۔۔۔۔

سوال::: اگر قریب کے ولی نہ ہوں یعنی عصبات میں سے اگر کوئی ولی نہ ہو تو کیا دیگر رشتہ داروں کو کسی کا نکاح کروانے کا حق ہے؟؟؟

جواب:::

صاحبین کا مؤقف اور دلیل::: صاحبین کے نزدیک اگر قریب کے ولی نہ ہوں تو دیگر رشتہ داروں کے لیے نکاح کروانے کی ولایت ثابت نہیں ہوتی،،اس کی پہلی دلیل تو یہ حدیث ہے"""ا لنکاح الی العصبات"""کہ نکاح کروانے کا حق عصبات کو ہے،، دوسری عقلی دلیل یہ ہے کہ اگر عصبات کے علاؤہ دیگر رشتہ دار نکاح کروائیں گے تو ہو سکتا ہے وہ غیر کفوء میں نکاح کر دیں لھذا ان کو اجازت نہیں ہوگی۔۔۔۔۔

امام اعظم کا مؤقف اور دلیل::: امام اعظم کے عصبات کی غیر موجودگی میں دیگرا قارب کو نکاح کروانے کی اجازت ہوگی،،ان کی دلیل یہ ہے کہ ولایت کسی کے سپرد کرنا مصلحت کی وجہ سے ہوتا ہے پس وہ اقارب جن کے اندر شفقت کا مادہ موجود ہے انہیں نکاح کی ولایت دی جاسکتی ہے۔۔۔۔۔۔

سوال::: جس کا کوئی ولی نہ ہو کیا وہ آقا جس نے اس کو ازاد کیا ہے اس کا نکاح کرواسکتا ہے؟؟؟

جواب::: جی ہاں کیونکہ ولی موجود نہ ہونے کی صورت میں آقا عصبہ کی فہرست میں شامل ہوگا۔۔۔۔۔

سوال::: جس کا کوئی ولی موجود نہ ہو اس کا نکاح کون کروائے گا؟؟؟

جواب::: ایسی صورت میں نکاح کی ولایت حاکم کے سپرد کی جائے گی کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا فرمان ہے جس کا کوئی ولی نہیں اس کا ولی سلطان ہے۔۔۔۔

سوال::: اگر قریب کا ولی اتنا دور ہے کہ اس کا آکر نکاح کروانا مشکل ہے تو کیا اس صورت میں دور کے ولی کو نکاح کروانے کی اجازت ہوگی؟؟؟اختلاف آئمہ مع دلائل بیان کریں۔۔۔۔

جواب:::

امام زفر کا مؤقف اور دلیل::: امام زفر کے نزدیک اگر قریب کا ولی زندہ ہے تو اس کی زندگی میں دور والے ولی کو نکاح کی ولایت کا حق نہیں دیا جائے گا اگرچہ قریب کا ولی کتنا ہی دور کیوں نہ ہو اسی وجہ سے اگر قریب کا ولی جہاں ہے وہیں لڑکی کا نکاح کروانا چاہے تو کرواسکتا ہے لیکن اس کی زندگی میں دور کے ولی کو ولایت کا حق نہیں دیا جائے گا۔۔۔۔۔

بقیہ آئمہ احناف کا مؤقف اور دلیل::: بقیہ ائمہ احناف کے نزدیک اگر قریب کا ولی اتنا دور ہے کہ وہ نکاح نہیں کروا سکتا تو دور کے ولی کو نکاح کی ولایت سونپ دی جائے گی کیونکہ نکاح کی ولایت کو کسی مصلحت کے پیش نظر ولی کے سپرد کیا جاتا ہے تو یہاں مصلحت کا تقاضا ہے کہ دور کا ولی جو مسافت کے اعتبار سے قریب ہے اس کو ولایت سونپ دی جائے کیونکہ قریب کا ولی جو مسافت کے اعتبار سے دور ہے اس کی رائے سے فائدہ نہیں اٹھایا جا سکتا،،اور دور کا ولی سلطان پہ بھی مقدم ہوتا ہے یعنی اگر دور کا ولی بھی موجود نہ ہو پھر سلطان کو نکاح کروانے کی ولایت حاصل ہو گی لیکن اگر دور کا ولی موجود ہے تو پھر سلطان کو نکاح کی ولایت نہیں دی جائے گی۔۔۔۔

سوال::: غیبت منقطعہ کی تعریف کریں۔۔۔۔

جواب::: اس کی مصنف نے تین تعریفیں بیان کی ہیں:::

(1)غیبت منقطعہ اتنی مسافت کو کہتے ہیں کہ جہاں تک سال میں قافلہ صرف ایک مرتبہ جاتا ہو۔۔۔۔۔یہ امام قدوری کے نزدیک ہے۔۔۔۔

(2)بعض متاخرین کے قول کے مطابق شرعی مسافت کو غیبت منقطعہ کہتے ہیں اور یہ 92 کلو میٹر ہے۔۔۔۔

(3)غیبت منقطعہ سے مراد اتنی دور کی مسافت ہے کہ اگر ولی کی رائے کا پتہ لگانا ہو تو اس کی رائے کا پتہ چلاتے چلاتے کفو فوت ہو جائے۔۔۔۔

سوال::: اگر کسی مجنونہ عورت کی شادی کروانی ہو اور اس کا بیٹا بھی بالغ ہو اور اس کا باپ بھی موجود ہو تو اس صورت میں کون ولی قرار پائے گا؟؟؟

جواب:::

امام محمد کا مؤقف اور دلیل::: امام محمد کے نزدیک اس کا باپ ولی قرار پائے گا کیونکہ باپ میں بیٹے کی بنسبت شفقت زیادہ ہوتی ہے۔۔۔۔۔

شیخین کا مؤقف اور دلیل::: شیخین کے نزدیک بیٹا ولی قرار پائے گا کیونکہ وہ پہلا عصبہ ہے پس یہاں شفقت کا اعتبار نہیں ہو گا۔۔۔۔

((فصل فی الکفاءۃ))

سوال::: کیا نکاح میں کفو یعنی برابری کا اعتبار کیا جاتا ہے؟؟؟

جواب:: جی ہاں نکاح میں اس چیز کا اعتبار کیا جاتا ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا فرمان ہے ""عورت کا نکاح نہ کروائیں مگر اولیاء اور ان کا نکاح نہ کروایا جائے مگر کفو میں""۔۔۔۔۔

عقلی دلیل یہ ہے کہ اس کی وجہ سے گھر کا نظام اچھا چلتا ہے کیونکہ شوہر اور بیوی کی طبیعت کا ملنا ضروری ہے اور ایک مزید دلیل یہ ہے کہ عورت نے مرد کا فراش بننا ہوتا ہے تو عورت یہ پسند نہیں کرتی کہ وہ کسی ایسے بندے کا فراش بنے جو اس سے گھٹیا ہو پس عورت کا اعتبار کیا جائے گا،، اس معاملے میں شوہر کا اعتبار نہیں کیا جائے گا کیونکہ اس نے عورت کو فراش بنانا ہوتا ہے تو وہ اپنے سے کم درجے کی عورت کو فراش بنا سکتا ہے۔۔۔۔۔

سوال::: اگر کوئی عورت اپنا نکاح غیر کفو میں کرلے تو کیا اولیاء کو جدائی کا اختیار ہے؟؟؟

جواب::: جی ہاں عورت کے اولیاء کو اس بات کا اختیار ہے کہ وہ لوگوں کی باتوں سے بچنے کے لیے دونوں کو جدا کر سکتے ہیں۔۔۔۔۔۔

سوال::: کن کن چیزوں میں کفو کا اعتبار کیا جائے گا؟؟؟

جواب::: چھ چیزوں میں کفو کا اعتبار کیا جائے گا:::

(1)نسب

(2)عجمی،، جن کی دو نسلیں اسلام میں ہوں۔۔۔۔

(3)آزادی

(4)دیانت

(5)مال

(6)پیشہ

سوال::: نسب میں برابری سے کیا مراد ہے؟؟؟

جواب::: نسب میں برابری کا مطلب یہ ہے کہ خاندان ایک ہونا چاہیے،،قریش قریش کا کفو ہیں اسی طرح عرب عربوں کا کفو ہے۔۔۔۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا فرمان ہے قریش بعض بعض کے کفو ہیں ایک بطن دوسرے بطن کا،، عرب بعض بعض کا کفو ہیں ایک قبیلہ دوسرے قبیلے کا،، عجمی بعض بعض کے کفو ہیں ایک مرد دوسرے مرد کا۔۔۔۔

قریش کے درمیان تفاضل کا اعتبار نہیں کیا جائے گا،،ہر قریشی دوسرے قریشی کا کفو ہوگا جبکہ امام محمد فرماتے ہیں کہ اعلی درجے کے قریش مثلا اہل بیت یا خلیفہ کا خاندان ادنی درجے کے قریش کا کفو نہیں بنے گا۔۔۔۔

سوال::: عجمیوں میں کس اعتبار سے کفو کا اعتبار کیا جائے گا؟؟؟

جواب::: عجمیوں کا نسب چونکہ خلط ملط ہو چکا ہے لہذا ان میں خاندان کی بجائے مسلمان ہونے کا اعتبار ہوگا بس وہ شخص جس کا باپ اور دادا مسلمان ہیں وہ ان لوگوں کا کفو بنے گا جو کئی پشتوں سے مسلمان ہیں اور وہ شخص جو خود مسلمان ہوا یا اس کا والد مسلمان تھا تو وہ ایسے شخص کا کفو نہیں بنے گا جو دو پشتوں سے مسلمان ہے لیکن امام ابو یوسف اس شخص کو جو ایک پشت سے مسلمان ہے اس شخص سے جو خود مسلمان ہوا یا اس کا والد مسلمان تھا تو وہ ایسے شخص کا کفو نہیں بنے گا جو دو پشتوں سے مسلمان ہے لیکن امام ابو یوسف اس شخص کو جو ایک پشت سے مسلمان ہے اس شخص سے ملا دیتے جو خود مسلمان ہوا یا اس کا والد مسلمان تھا تو وہ ایسے شخص کا کفو نہیں بنے گا جو دو پشتوں سے مسلمان ہے لیکن امام ابو یوسف اس شخص کو جو ایک پشت سے مسلمان ہے اس شخص کے برابر سمجھتے ہیں جو دو پشتوں سے مسلمان ہے۔۔۔۔

سوال::: وہ شخص جو خود مسلمان ہوا لیکن اس کا باپ مسلمان نہیں تھا کیا اس شخص کا کفو بن سکتا ہے جس کا والد مسلمان تھا؟؟؟

جواب::: جی نہیں وہ ایسے شخص کا کفر نہیں بن سکتا کیونکہ عجمیوں میں اسلام کی وجہ سے تفاخر پایا جاتا ہے۔۔۔

سوال::: آزادی میں کفو سے کیا مراد ہے؟؟؟

جواب::: آزادی میں کفو کی وہی تفصیل ہے جو اسلام لانے میں ہے یعنی وہ شخص جو خود آزاد ہوا لیکن اس کا باپ غلام تھا وہ ایسے شخص کا کفو نہیں بن سکتا جس کا والد آزاد تھا اور وہ شخص جو ایک پشت سے آزاد ہے وہ اس شخص کا کفو نہیں بن سکتا جو کئی پشتوں سے آزاد ہے کیونکہ غلامی میں کفر کا اثر ہے اور ذلت ہے۔۔۔

سوال::: کیا دیانت داری میں کفو کا اعتبار کیا جائے گا؟؟؟

جواب:::

شیخین کا موقف اور دلیل::: شیخین کے نزدیک دیانت داری میں کفو کا اعتبار کیا جائے گا کیونکہ نسب میں شوہر کا گھٹیا ہونا عورت کو اتنا شرمندہ نہیں کرتا جتنا شوہر کے فاسق ہونے سے عورت شرم محسوس کرتی ہے۔۔۔۔

امام محمد کا موقف اور دلیل::: امام محمد فرماتے ہیں کہ دیانت داری میں برابری کو معتبر نہیں سمجھا جائے گا کیونکہ یہ آخرت کے امور میں سے ہے ہاں اگر وہ مرد اتنا گھٹیا ہے کہ لوگ اس کو تھپڑ مارتے ہیں یا اس کا سر عام مذاق اڑاتے ہیں یا اس کے نشے میں لت پت ہونے کی وجہ سے بچے اس کے ساتھ کھیلتے ہیں تو اس صورت میں کسی نیک عورت کی شادی اس کے ساتھ نہیں کی جائے گی۔۔۔۔

سوال::: مالداری میں برابری سے کیا مراد ہے؟؟؟

جواب::: اس کا مطلب ہے کہ شوہر عورت کو حق مہر اور نفقہ دینے پر قادر ہو اگر کوئی شوہر ان دونوں میں سے کسی ایک چیز پہ قادر نہ ہو تو وہ عورت کا کفو نہیں بنے گا مہر سے مراد وہ مال ہے جو نکاح کے وقت دیا جاتا ہے یعنی یہاں مہر سے مراد مہر معجل ہے۔۔۔

امام ابو یوسف کے نزدیک مہر کی بجائے صرف نفقے پہ قدرت کا اعتبار کیا جائے گا کیونکہ مہر دینے میں عام طور پر لوگ سستی کر جاتے ہیں اور اس کے علاوہ ایمان ابو یوسف کے نزدیک مالداری میں برابری ہونا معتبر نہیں ہے کیونکہ مال آنے جانے والی چیز ہے۔۔۔۔

امام محمد اور امام اعظم کے ایک قول کے مطابق مہر اور نفقے پہ قدرت ہونے کے ساتھ ساتھ عورت کے خاندان کے برابر مالدار ہونا بھی ضروری ہے کیونکہ لوگ فقیر ہونے میں شرم محسوس کرتے ہیں۔۔۔۔

سوال::: کیا پیشے میں بھی کفو کا اعتبار کیا جائے گا؟؟؟

جواب::: جی ہاں اور یہ اعتبار صاحبین کے نزدیک ہے جبکہ امام اعظم سے دو روایات منقول ہیں۔۔۔۔

امام ابو یوسف کی ایک دوسری روایت کے مطابق پیشے میں کفو کا اعتبار نہیں کیا جائے گا ہاں یہ کہ پیشہ انتہائی گھٹیا ہو تب اس کی شادی اعلی پیشہ ور عورت سے نہیں کی جائے گی کیونکہ پیشے کے گھٹیا ہونے کی وجہ سے لوگ شرم محسوس کرتے ہیں۔۔۔۔

امام اعظم کی وہ روایت جس میں پیشے کا اعتبار کیا گیا ہے اس کی دلیل یہ ہے کہ لوگ اچھے پیشے کی وجہ سے فخر کرتے ہیں اور برے پیشے کی وجہ سے شرم محسوس کرتے ہیں اور وہ قول جس میں انہوں نے پیشے کا اعتبار نہیں کیا اس کی دلیل یہ ہے کہ ضروری نہیں یہ شخص ساری عمر یہی پیشہ کرے گا ہو سکتا ہے وہ اگلے چند عرصے میں اپنا پیشہ بدل لے لہذا پیشے کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔۔۔۔

سوال::: اگر عورت اپنا حق مہر مہر مثلی سے کم کر دیتی ہے تو کیا اولیاء کو اعتراض کا حق ہو گا؟؟؟

جواب:::

امام اعظم کا مؤقف اور دلیل::: امام اعظم کے نزدیک اگر عورت اپنا حق مہر مہر مثلی سے کم کر دیتی ہے تو اولیاء کو اعتراض کا حق ہو گا اور وہ قاضی سے اس کی جدائی کا مطالبہ کریں گے حتی کہ شوہر عورت کا مہر مثلی مکمل کر دے۔۔۔ کیونکہ مہر کے زیادہ ہونے کی وجہ سے اولیاء فخر کرتے ہیں اور مہر کے کم ہونے کی وجہ سے وہ شرم محسوس کرتے ہیں لہذا مہر بھی کفو کی طرح ہو جائے گا۔۔۔۔

صاحبین کا مؤقف اور دلیل::: صاحبین کے نزدیک اس صورت میں اولیاء کو اعتراض کرنے کا کوئی حق نہیں کیونکہ شریعت نے 10 درہم حق مہر مقرر کیا ہے اور اگر شوہر نے اس سے زیادہ دیا تو عورت کو کم کرنے کا اختیار ہے لہذا اولیاء اس پہ اعتراض نہیں کر سکتے۔۔۔۔

سوال::: اگر باپ نے اپنی چھوٹی بیٹی کا نکاح کروایا اور اس کا مہر مہر مثلی سے کم کروا دیا یا اپنے چھوٹے بیٹے کا نکاح کروایا اور اپنی بہو کے مہر میں اضافہ کر دیا تو کیا یہ جائز ہو گا؟؟؟

جواب::: اس مسئلہ میں اس بات پہ تمام آئمہ کا اجماع ہے کہ باپ یا دادا مہر میں کمی وزیادتی کر سکتے ہیں،، اب یہ کمی وزیادتی کتنی ہونی چاہیے اس میں اختلاف ہے۔۔۔۔

صاحبین کا مؤقف اور دلیل::: صاحبین کے نزدیک اگر حق مہر میں اتنا زیادہ اضافہ کر دیا کہ عام طور پر اتنا اضافہ نہ کیا جاتا ہو یا حق مہر میں اتنی کمی کر دی کہ عام طور پر اتنی کمی نہ کی جاتی ہو تو یہ جائز نہیں ہو گا کیونکہ اس سے نکاح کی مصلحت فوت ہونے کا اندیشہ ہے جس طرح باپ یا دادا اپنے بیٹے یا بیٹی کی کوئی چیز غبن فاحش کے ساتھ نہیں بیچ سکتے اسی طرح ان کے حق مہر میں غبن فاحش نہیں کر سکتے۔۔۔۔

امام اعظم کا مؤقف اور دلیل::: امام اعظم کے نزدیک باپ یا دادا حق مہر میں غبن فاحش کر سکتے ہیں کیونکہ ہو سکتا ہے کوئی ایسی خفیہ مصلحت ہو جسے عام لوگ نہ جانتے ہوں اور باپ یا دادا جانتے ہوں جس کے پیش نظر انہوں نے حق مہر میں غبن فحش کیا ہو باقی رہا بیع والا مسئلہ جس کو صاحبین نے بطور دلیل کے پیش کیا تھا تو اس کا جواب یہ ہے کہ بیع میں غبن فاحش کرنا اس لیے جائز نہیں کیونکہ وہاں مقصود صرف مال ہوتا ہے جبکہ نکاح کے کئی مقاصد ہیں۔۔۔۔

سوال::: اگر کسی شخص نے اپنی چھوٹی بیٹی کا نکاح کسی غلام سے کر دیا یا اپنے چھوٹے بیٹے کا نکاح کسی باندی سے کر دیا تو کیا یہ جائز ہو گا؟؟؟

جواب::: امام اعظم کے نزدیک یہ جائز ہو گا کیونکہ ہو سکتا ہے یہاں باپ کے پیش نظر کوئی ایسی مصلحت ہو جسے عام لوگ نہ جانتے ہوں پس باپ کا یوں کرنا جائز ہو گا لیکن صاحبین کا موقف ہے کہ یہاں کفو نہیں پایا جا رہا لہذا یہ نکاح منعقد نہیں ہو گا۔۔۔۔

((فصل فی الوکالۃ با لنکاح وغیر ھا))

سوال::: کیا چچا کے بیٹے کے لیے جائز ہے کہ وہ اپنے چچا کی چھوٹی بیٹی کا نکاح اپنے آپ سے کروائے؟؟؟

جواب::: جی ہاں جائز ہے لیکن امام زفر کے نزدیک جائز نہیں۔۔۔

سوال::: اگر کسی عورت نے کسی مرد کو اجازت دی کہ وہ اپنے ساتھ اس کا نکاح کر دے تو کیا یہ صورت جائز ہے؟؟؟

جواب:::

امام زفر اور امام شافعی کا مؤقف::: امام ظفر اور امام شافعی کے نزدیک یہ جائز نہیں کیونکہ تصور نہیں کیا جاسکتا کہ ایک شخص مالک بنانے والا بھی ہو اور مالک بننے والا بھی ہو جیسا کہ بیع،، لیکن امام شافعی اس بات کے قائل ہیں کہ ایک ہی آدمی دونوں جانب سے وکیل نہیں بن سکتا لیکن ولی بن سکتا ہے کیونکہ اس میں ضرورت پائی جارہی ہے۔۔۔۔۔

احناف کا مؤقف اور دلیل::: احناف کے نزدیک جائز ہے کیونکہ وکیل حقوق کا ذمہ دار نہیں ہوتا بلکہ محض مؤکل کی بات کو نقل کرنے والا ہوتا ہے لہذا دونوں جانب سے ایک ہی آدمی وکیل بن سکتا ہے۔۔۔۔۔

سوال::: اگر کسی غلام یا لونڈی نے اپنے آقا کی اجازت کے بغیر نکاح کیا تو کیا اس کا نکاح ہو جائے گا نیز اگر کسی شخص نے کسی عورت کی رضامندی کے بغیر اس کا نکاح کروا دیا تو کیا نکاح منعقد ہو جائے گا؟؟؟

جواب::: اگر لونڈی یا غلام نے اپنے آقا کی اجازت کے بغیر نکاح کیا تو یہ نکاح آقا کی اجازت پہ موقوف ہوگا اگر آقا نے اجازت دے دی تو نکاح منعقد ہو جائے گا ورنہ باطل ہوگا۔۔۔۔

اگر کسی شخص نے کسی مرد یا عورت کا نکاح اس کی اجازت کے بغیر کر دیا تو یہ نکاح اس مرد یا عورت کی اجازت پہ موقوف ہوگا اور یہ حکم ہمارے نزدیک ہے جبکہ امام شافعی کے نزدیک ایسا نکاح سرے سے ہی باطل ہوگا کیونکہ نکاح کا تقاضہ ہے کہ وہ فوراً منعقد ہو جائے جبکہ یہاں تو وہ عورت یا مرد کی اجازت پہ موقوف ہے۔۔۔۔۔

احناف کے نزدیک ایسا نکاح اجازت پہ موقوف ہوگا کیونکہ یہ ایسا رکن ہے جو اہل سے صادر ہوا اور عورت جو کہ محل ہے اس کی جانب منسوب ہوا پس اس کے منعقد کرنے میں کوئی ضرر نہیں ہے اگر مرد یا عورت اس نکاح میں اپنی مصلحت دیکھیں گے تو اس کو منعقد کر دیں گے۔۔۔۔

چونکہ امام شافعی نے کہا تھا کہ نکاح کا فوراً منعقد ہونا ضروری ہے تو ان کو احناف کی جانب سے یہ جواب دیا جاتا ہے کہ بعض اوقات کسی عقد کا حکم اس کے وقت کے بعد منعقد ہوتا ہے جیسا کہ بے میں خیار شرط کا معاملہ۔۔۔۔۔۔

سوال::: اگر کسی شخص نے کہا گواہ ہو جاؤ میں نے فلاں سے نکاح کر لیا پس اس نکاح کی خبر اس عورت کو پہنچی اور اس نے اس نکاح کی اجازت بھی دے دی تو کیا یہ نکاح ہو جائے گا نیز اگر کسی شخص نے لوگوں سے کہا کہ گواہ ہو جاؤ میں نے فلاں کا نکاح فلاں سے کروا دیا پس عورت کو خبر پہنچی اور اس نے اس نکاح کی اجازت دے دی تو اس صورت میں نکاح کا کیا حکم ہے؟؟؟؟

جواب::: پہلی صورت میں نکاح باطل ہے جبکہ دوسری صورت میں نکاح جائز ہے یہ حکم طرفین کے نزدیک ہے جبکہ امام ابو یوسف کے نزدیک پہلی صورت میں بھی نکاح جائز ہے۔۔۔۔

اس کلام کا خلاصہ یہ ہے کہ طرفین کے نزدیک ایک ہی شخص دونوں جانب سے فضولی نہیں بن سکتا جبکہ امام ابو یوسف کے نزدیک دونوں جانب سے فضولی بن سکتا ہے۔۔۔۔۔

سوال::: اگر دو فضولیوں کے درمیان نکاح ہوا یا ایک فضولی اور وکیل کے درمیان نکاح ہوا تو کیا یہ نکاح درست ہو گا؟؟؟

جواب::: جی ہاں ((دونوں فضولیوں کے درمیان نکاح کی صورت یہ ہے کہ خالد بکر کی جانب سے فضولی ہو اور عمرو ہندہ کی جانب سے فضولی ہو،،دوسری صورت یہ ہے کہ خالد بکر کی جانب سے فضولی ہو جبکہ عمرو ہندہ کی جانب سے وکیل ہو))۔۔۔۔

امام ابو یوسف کے نزدیک ایک ہی شخص دونوں جانب سے وکیل بن سکتا ہے اس کی امام ابو یوسف تین مثالیں دیتے ہیں پہلے مثال یہ ہے کہ اگر ایک شخص نے کہا کہ میں اتنے پیسوں کے عوض اپنی بیوی سے خلع کرتا ہوں اور بعد میں اس عورت کو خبر ملی اور اس نے اس کی اجازت دے دی تو یہ خلع قائم ہو جائے گا،،اسی طرح اگر کسی شخص نے کہا کہ میں اتنے پیسوں کے عوض اپنی بیوی کو طلاق دیتا ہوں اور بعد میں اس عورت کو اس کی خبر پہنچی اور اس نے اس کی اجازت دے دی تو طلاق ہو جائے گی تیسری مثال یہ ہے کہ اگر کسی مولا نے کہا میں اتنے پیسوں کے عوض اپنا غلام آزاد کرتا ہوں غلام اس مجلس میں موجود نہیں تھا اس کو بعد میں خبر ملی اور اس نے اس کو قبول کیا تو وہ آزاد ہو جائے گا پس اسی طرح اگر کوئی شخص دونوں جانب سے وکیل ہو یا دونوں جانب سے فضولی ہو تو نکاح ہو جائے گا۔۔۔۔۔

طرفین کے نزدیک ایک شخص کا دونوں جانب سے فضولی ہونا درست نہیں۔۔۔۔

سوال::: اگر کسی شخص نے دوسرے کو حکم دیا کہ وہ اس کا نکاح کسی عورت سے کروادے تو اس نے اس کا نکاح دو عورتوں سے کروا دیا تو کیا یہ نکاح درست ہو گا؟؟؟

جواب::: یہ نکاح درست نہیں ہو گا کیونکہ وکیل نے موکل کے حکم کی مخالفت کی اور دوسری بات یہ ہے کہ اس نے دونوں عورتوں میں سے کسی ایک کو متعین نہیں کیا پس تفریق کروانا ہی زیادہ اولی ہے۔۔۔۔۔

سوال::: اگر کسی حاکم نے کسی شخص کو حکم دیا کہ میرا نکاح کسی عورت سے کروا دو تو اس شخص نے حاکم کا نکاح کسی اور کی باندی سے کروا دیا تو کیا یہ نکاح منعقد ہو جائے گا؟؟؟

جواب:::

صاحبین کا مؤقف اور دلیل::: صاحبین کے نزدیک یہ نکاح نہیں ہو گا کیونکہ وہ باندی حاکم کا کفو نہیں بن رہی یہاں عرف کا اعتبار کیا جائے گا کہ حاکم نے یہاں سے آزاد کفو والی عورت مراد لی ہو گی جبکہ اس شخص نے اس کا نکاح باندی سے کروا دیا تو یہ کفو نہ ہونے کی وجہ سے درست نہیں ہو گا۔۔۔۔

امام اعظم کا مؤقف اور دلیل::: امام اعظم کے نزدیک یہ نکاح ہو جائے گا کیونکہ اس میں تہمت بھی نہیں پائی جا رہی یعنی اگر وہ شخص اپنی باندی سے نکاح کرواتا تو لوگ کہتے کہ شاید اس نے اپنے فائدے کے لیے حاکم کا نکاح اپنی باندی سے کروا دیا لیکن جب اس نے حاکم کا نکاح کسی دوسری باندی سے کروایا تو یہ اعتراض نہیں ہو گا۔۔

امام اعظم کی جانب سے صاحبین کو یہ جواب ہے کہ عرف میں لفظ امراۃ آزاد اور باندی دونوں کو شامل ہے لہذا اگر باندی سے اس نے نکاح کروایا تو یہ نکاح ہو جائے گا۔۔۔۔

((باب المہر))

سوال::: اگر نکاح میں حق مہر مقرر نہ کیا گیا تو کیا نکاح ہو جائے گا؟؟؟

جواب::: جی ہاں نکاح ہو جائے گا کیونکہ حق مہر نکاح کے لیے شرط نہیں نکاح کا مطلب ہے ملنا اور یہ میاں بیوی کے ملنے سے پورا ہو جائے گا حق مہر کا ذکر محض بضعہ کے شرف کو ظاہر کرنے کے لیے ہے نکاح کے لیے شرط نہیں۔۔۔۔

اسی طرح اگر نکاح کے وقت یہ کہا کہ عورت کو حق مہر نہیں دیا جائے گا تب بھی نکاح ہو جائے گا لیکن مہر لازم ہو گا اور اس معاملے میں امام مالک احناف کے ساتھ اختلاف کرتے ہیں ان کے نزدیک اگر حق مہر کی نفی کر دی تو سرے سے نکاح ہی نہیں ہو گا۔۔۔۔

سوال::: مہر کم از کم کتنا ہونا چاہیے؟؟؟ اختلاف آئمہ مع دلائل تحریر کریں۔۔۔۔

جواب::: امام شافعی کا مؤقف اور دلیل:::

امام شافعی کے نزدیک اگر میاں بیوی راضی ہو جائیں تو جتنی کم چیز بیع میں قیمت بن سکتی ہے وہ مہر بننے کی بھی صلاحیت رکھتی ہے الغرض وہ کہنا یہ چاہ رہے ہیں کہ حق مہر عورت کا حق ہے تو جتنی مقدار پہ عورت راضی ہو جائے اتنا ہی کافی ہے۔۔۔۔

احناف کا مؤقف اور دلیل:::

احناف کے نزدیک کم از کم حق مہر 10 درہم ہونا چاہیے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا فرمان ہے ""10 درہم سے کم حق مہر نہیں ہے""، عقلی دلیل یہ ہے کہ حق مہر کو شریعت نے واجب کیا ہے اور یہ بضعہ کے شرف کو ظاہر کرنے کے لیے ہے تو کم از کم یہ اتنا تو ہونا چاہیے جس کی کوئی نہ کوئی اہمیت ہو پس چوری کے نصاب پہ استدلال کرتے ہوئے اس کو دس درہم مقرر کر دیا ((یعنی اگر کوئی شخص 10 درہم چوری کرے گا تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا پس جس طرح ہاتھ جسم کا ایک حصہ ہے اسی طرح بضعہ بھی جسم کا ایک حصہ ہے تو لہذا اس کی قیمت کم از کم 10 درہم تو ہونی چاہیے۔۔۔۔۔))

سوال::: اگر حق مہر 10 درہم سے کم مقرر کیا گیا تو اس صورت میں کیا حکم ہوگا اختلاف آئمہ مع دلائل بیان کریں۔۔۔

جواب:::

امام زفر کا مؤقف اور دلیل::: ان کے نزدیک اس صورت میں مہر مثلی لازم ہوگا کیونکہ جو مال حق مہر بننے کی صلاحیت نہیں رکھتا وہ نہ ہونے کی طرح ہے پس مہر مثلی لازم ہوگا۔۔۔۔

بقیہ آئمہ احناف::: بقیہ ائمہ احناف کے نزدیک حق مہر دس درہم دیا جائے گا اگرچہ 10 سے کم مقرر کیا ہو کیونکہ حق مہر کے ساتھ دو طرح کا حق جڑا ہوتا ہے:::

(1) شریعت کا حق

(2) عورت کا حق

شریعت کا حق دس درہم ہے لہذا جب دس درہم سے کم مقرر کیا تو شریعت اسے بڑھا کر دس درہم کر دے گی باقی بات رہی عورت کے حق کی تو جب وہ دس درہم سے کم پہ راضی ہے تو دس پہ بدرجہ اولی راضی ہوگی یعنی اس نے اپنا حق خود ساقط کیا تو ہم اس کے حق کا اعتبار بھی نہیں کریں گے۔۔۔۔

امام زفر کو ہم یہ جواب دیتے ہیں کہ تسمیہ ((یعنی حق مہر مقرر کرنے کو)) عدم تسمیہ ((یعنی حق مہر مقرر نہ کرنے پہ)) قیاس کر کے مہر مثلی کا حکم لگانا درست نہیں کیونکہ بعض اوقات عورت بغیر کسی عوض اپنے اوپر قدرت دینے پہ راضی ہو جاتی ہے اور کبھی تھوڑی مقدار پہ راضی نہیں ہوتی لہذا تسمیہ کو عدم تسمیہ کے درجے میں رکھنا درست نہیں۔۔۔۔۔

سوال:: اگر شوہر نے عورت کو دخول سے پہلے طلاق دے دی تو کتنا حق مہر واجب ہو گا؟؟؟

جواب::: ہمارے علمائے ثلاثہ کے نزدیک اس صورت میں پانچ درہم واجب ہوں گے کیونکہ قاعدہ ہے کہ اگر حق مہر پہلے سے مقرر ہو اور دخول سے پہلے طلاق دے دی جائے تو مقرر کردہ حق مہر کا نصف عورت کو دیا جاتا ہے اور ہمارے یہاں 10 درہم متعین تھا لہذا جب دخول سے پہلے طلاق دے دی تو پانچ درہم واجب ہوں گے جبکہ امام زفر فرماتے ہیں کہ اس صورت میں عورت کو متعہ دیا جائے گا کیونکہ حق مہر مقرر نہیں کیا تھا۔۔۔۔

سوال::: اگر حق مہر دس درہم یا اس سے زائد مقرر کیا تھا پھر شوہر نے دخول کیا یا ((صحبت سے پہلے)) مر گیا تو اس صورت میں کتنا حق مہر دیا جائے گا؟؟؟

جواب::: اس صورت میں جو حق مہر مقرر کیا گیا تھا وہ دیا جائے گا کیونکہ جب شوہر نے دخول کر لیا تو اس کا مقصد حاصل ہو گیا لہذا سارا حق مہر دینا ہو گا۔۔۔۔

مرنے کی صورت میں مکمل حق مہر اس لیے دیا جائے گا کیونکہ جب بیوی فوت ہو گئی تو اس کو طلاق دینے کا امکان ختم ہو گیا یعنی دخول سے پہلے اس بات کا خطرہ تھا کہ ہو سکتا ہے شوہر بیوی کو دخول سے پہلے طلاق دے دے جس کی وجہ سے آدھا حق مہر لازم آئے لیکن جب بیوی مر گئی تو اب نکاح پکا ہو گیا کیونکہ طلاق دینا ممکن نہ رہا پس اس صورت میں اس کو مکمل حق مہر دیا جائے گا۔۔۔۔

سوال::: اگر دخول یا خلوت صحیحہ سے پہلے طلاق دے دی تو حق مہر کتنا ہو گا؟؟؟

جواب::: اس صورت میں مقرر کردہ کا نصف دیا جائے گا کیونکہ اللہ پاک کا فرمان ہے:::

وَاِنۡ طَلَّقۡتُمُوۡهُنَّ مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ تَمَسُّوۡهُنَّ وَقَدۡ فَرَضۡتُمۡ لَهُنَّ فَرِيۡضَةً فَنِصۡفُ مَا فَرَضۡتُمۡ اِلَّاۤ اَنۡ يَّعۡفُوۡنَ اَوۡ يَعۡفُوَا الَّذِىۡ بِيَدِهٖ عُقۡدَةُ النِّكَاحِ ؕ

ترجمہ:::

اور اگر تم عورتوں کو انہیں چھونے سے پہلے طلاق دے دو اور تم ان کے لئے کچھ مہر بھی مقرر کر چکے ہو تو جتنا تم نے مقرر کیا تھا اس کا آدھا واجب ہے مگر یہ کہ عورتیں کچھ مہر معاف کر دیں یا وہ (شوہر) زیادہ دیدے جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے۔۔۔۔۔

یہاں ہم نے ایت کی طرف اس لیے رجوع کیا کیونکہ قیاس متعارض آرہا تھا،،ایک صورت یہ بن رہی تھی کہ شوہر نے اپنے اختیار سے بیوی کو جماع سے پہلے طلاق دی پس اس میں عورت کا تو کوئی قصور نہیں لہذا مکمل حق مہر عورت کو ملنا چاہیے جبکہ دوسری صورت یہ ہے کہ عورت کے ساتھ صحبت نہیں کی گئی لہذا اس کو کچھ بھی نہیں ملنا چاہیے تو چونکہ قیاس کی دونوں صورتیں ایک دوسرے کے خلاف تھی پس ہم نے آیت کی طرف رجوع کیا اور آدھا حق مہر واجب کر دیا۔۔۔۔

سوال::: اگر کسی شخص نے عورت سے اس شرط پہ نکاح کیا کہ اسے حق مہر نہیں دیا جائے گا یا حق مہر مقرر ہی نہیں کیا اور پھر شوہر نے اس کے ساتھ دخول کیا یا مر گیا تو اس صورت میں عورت کو کتنا حق مہر ملے گا؟؟؟

جواب:::

امام شافعی کا مؤقف اور دلیل::: امام شافعی کے نزدیک اگر دخول کر لیا تو عورت کو مہر مثلی ملے گا لیکن اگر شوہر مر گیا تو عورت کو کچھ بھی نہیں ملے گا کیونکہ عورت جس طرح اپنا حق ساقط کر سکتی ہے اسی طرح مہر کی بھی نفی کر سکتی ہے تو جب مہر مقرر ہی نہیں ہوا اور شوہر دخول سے پہلے مر گیا تو اس صورت میں عورت کو کچھ بھی نہیں ملے گا،،اکثر شوافع کی یہ رائے ہے کہ اگر دخول کے بعد شوہر کا انتقال ہوا تو عورت کو مہر مثلی ملے گا۔۔۔۔۔

احناف کا مؤقف اور دلیل::: احناف کے نزدیک دونوں صورتوں میں عورت کو مہر مثلی ملے گا کیونکہ مہر واجب ہونا یہ شریعت کا حق ہے اور یہ شریعت نے مرد پہ واجب کیا ہے۔۔۔۔

شوافع کی دلیل یہ تھی کہ عورت حق مہر کی نفی کر سکتی ہے تو ان کو ہم نے یہ جواب دیا کہ عورت حق مہر کی نفی نہیں کر سکتی کیونکہ یہ شریعت کا حق ہے ہاں حق مہر مقرر ہونے کے بعد اس کو ساقط کر سکتی ہے کیونکہ اس وقت یہ عورت کا حق ہو گا۔۔۔۔

سوال::: اگر کسی شوہر نے اپنی بیوی کو دخول سے پہلے طلاق دے دی اور حق مہر مقرر بھی نہیں کیا تھا تو اس صورت میں عورت کے لیے کیا ہو گا؟؟؟

جواب::: عورت کو متعہ دیا جائے گا کیونکہ اللہ پاک کا فرمان ہے:::

وَّمَتِّعُوۡهُنَّ ۚ- عَلَى الۡمُوۡسِعِ قَدَرُهٗ وَعَلَى الۡمُقۡتِرِ قَدَرُهٗ ۚ-

ترجمہ:::

اوران کو(ایک جوڑا) برتنے کو دو۔ مالدار پر اس کی طاقت کے مطابق اور تنگدست پر اس کی طاقت کے مطابق دینا لازم ہے۔۔۔۔۔

پس اس آیت پہ عمل کرتے ہوئے ایسی عورت کے لیے متعہ واجب قرار دیا جائے گا۔۔۔۔

سوال::: متعہ کسے کہتے ہیں؟؟؟ اور متعہ دینے میں کس کی حالت کا اعتبار کیا جائے گا؟؟؟

جواب::: متعہ تین کپڑوں کو کہتے ہیں:::

(1)کرتا

(2)اوڑھنی

(3)چادر

یہ بات حضرت عائشہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قول سے ثابت ہے۔۔۔

متعہ میں کس کی حالت کا اعتبار کیا جائے گا اس کے بارے میں اختلاف ہے صاحب قدوری اور امام کرخی کے قول کے مطابق متعہ میں عورت کی حالت کا اعتبار کیا جائے گا کہ اگر عورت مالدار گھرانے سے تعلق رکھتی ہے تو اس کو اس حساب سے متعہ دیا جائے گا اور اگر وہ غریب گھرانے سے تعلق رکھتی ہے تو اس کو اسی حساب سے کپڑے دیے جائیں گے جبکہ صحیح قول یہ ہے کہ متعہ دینے میں مرد کی حالت کا اعتبار کیا جائے گا کیونکہ اللہ پاک کا فرمان ہے:::

عَلَى الۡمُوۡسِعِ قَدَرُهٗ وَعَلَى الۡمُقۡتِرِ قَدَرُهٗ ۚ-

مالدار پہ اس کی طاقت کے مطابق اور تنگدست پہ اس کی طاقت کے مطابق دینا لازم ہے۔۔۔

ایک بات کا دھیان رکھا جائے کہ متعہ کی قیمت مہر مثلی کے نصف سے زائد نہ ہو اور پانچ درہم سے کم نہ ہو۔۔۔۔

سوال::: اگر مرد نے عورت سے نکاح اور حق مہر مقرر نہیں کیا لیکن بعد میں دونوں ایک معین مقدار پہ راضی ہو گئے پھر شوہر نے عورت سے دخول کیا یا مر گیا تو عورت کو کتنا حق مہر ملے گا؟؟؟ اور اگر اس نے دخول سے پہلے طلاق دے دی پھر کتنا ملے گا؟؟؟

جواب:::

امام ابو یوسف اور امام شافعی کا مؤقف::: ان کے نزدیک اگر دخول کیا یا مر گیا تو جس مقدار پہ راضی ہوئے تھے وہی عورت کو ملے گی اور اگر دخول سے پہلے طلاق دے دی تو اس مقرر کردہ کا آدھا ملے گا کیونکہ حق مہر پہلے سے مقرر کیا جا چکا تھا۔۔۔۔

بقیہ احناف کا مؤقف اور دلیل::: بقیہ کے نزدیک اگر دخول کیا یا مر گیا تو مقرر کردہ ملے گا اور اگر دخول سے پہلے طلاق دی تو عورت کو متعہ ملے گا کیونکہ اصل حق مہر تو وہ ہوتا ہے جو عقد کے وقت متعین ہو جبکہ یہاں عقد کے وقت متعین نہیں ہوا بلکہ عقد کے بعد ہوا ہے اور یہ مہر مثل کے ہی قائم مقام ہے اور مہر مثل کی صورت میں اگر دخول سے پہلے طلاق دی جائے تو متعہ ملتا ہے پس یہاں بھی متعہ ملے گا۔۔۔۔

سوال::: اگر کسی نے عقد کرنے کے بعد حق مہر میں زیادتی کر دی تو کیا وہ زیادتی شوہر پہ لازم ہو گی؟؟؟

جواب::: اگر عقد کے بعد شوہر نے حق مہر میں زیادتی کر دی تو وہ زیادتی شوہر کے ذمہ لازم ہو گی اسے وہ دینا پڑے گا لیکن امام زفر فرماتے ہیں کہ وہ زیادتی حق مہر کے ساتھ نہیں ملائی جائے گی بلکہ وہ شوہر کی طرف سے عورت کو تحفہ ہو گا۔۔۔

اس صورت میں اگر شوہر نے عورت کو دخول سے پہلے طلاق دے دی تو وہ مہر جو عقد کے وقت مقرر کیا گیا تھا اس کا نصف عورت کو دیا جائے گا بعد میں جن پیسوں کا اضافہ کیا گیا تھا ان کو اس نصف میں شمار نہیں کیا جائے گا کیونکہ اصلی حق مہر وہی ہوتا ہے جو عقد کے وقت مقرر کر دیا جائے جبکہ امام ابو یوسف فرماتے ہیں کہ اگر دخول سے پہلے طلاق دے دی تو بعد میں بڑھائے جانے والے پیسوں کو بھی نصف میں شمار کیا جائے گا کیونکہ ان کے نزدیک بعد میں متعین کرنا بھی ایسے ہے گویا عقد کے وقت متعین کیا ہو۔۔۔۔

سوال::: اگر حق مہر مقرر ہونے کے بعد عورت اس میں کمی کرتی ہے تو کیا اس کا کمی کرنا جائز ہو گا؟؟؟

جواب::: جی ہاں اس کا کمی کرنا جائز ہے کیونکہ وہ اپنے حق میں کمی کر سکتی ہے البتہ اس کا ابتدا سے نفی کرنا جائز نہیں ہو گا لیکن مقرر کرنے کے بعد حق مہر میں سے کمی کر سکتی ہے۔۔۔۔

سوال::: اگر مرد نے عورت کے ساتھ خلوت کی اور وہاں کوئی مانع وطی نہیں پایا گیا لیکن اس نے وطی نہیں کی اور پھر عورت کو طلاق دے دی تو کتنا حق مہر دیا جائے گا؟؟؟

جواب::: شوافع کا مؤقف اور دلیل::: شوافع کے نزدیک مذکورہ صورت میں عورت کو ادھا حق مہر دیا جائے گا پورا حق مہر تبھی لازم ہو گا جب شوہر اس کے ساتھ وطی کر لے گا۔۔۔

احناف کا مؤقف اور دلیل::: احناف کے نزدیک اس صورت میں عورت کو مکمل حق مہر دیا جائے گا کیونکہ عورت نے اپنے آپ کو مرد کے حوالے کر دیا تھا پس وہ مکمل حق مہر کی حقدار ہو گی۔۔۔

سوال::: اگر زوجین میں سے کوئی ایک بیمار ہے یا اس نے رمضان کا روزہ رکھا ہوا ہے یا اس نے فرض یا نفلی حج کا احرام باندھا ہوا ہے یا عورت حائضہ ہے اس صورت میں اگر مرد عورت کے ساتھ خلوت کرتا ہے اور دخول سے پہلے طلاق دے دیتا ہے تو کیا اب بھی اس کے لیے مکمل حق مہر ہو گا؟؟؟

جواب::: جی نہیں کیونکہ یہ خلوت ""خلوت صحیحہ"" نہیں ہو گی کیونکہ یہاں موانع وطی پائے جا رہے ہیں۔۔۔

مرض سے مراد وہ بیماری ہے جو جماع سے مانع ہو،، رمضان کا روزہ اس لیے مانع ہے کیونکہ اگر حالت روزہ میں جماع کیا تو قضاء اور کفارہ لازم ہو گا،، اگر حالت احرام میں جماع کیا تو دم لازم ہو گا اور حج یا عمرے کی قضا بھی لازم ہو گی،، حیض طبعی اور شرعی طور پر وطی سے مانع ہے کیونکہ اس حالت میں جماع کرنا حرام ہے۔۔۔۔

سوال::: اگر میاں بیوی میں سے کسی ایک نے نفلی روزہ رکھا اور وہ دونوں تنہائی میں جمع ہوئے تو کیا یہ خلوت صحیحہ کہلائے گی؟؟؟

جواب::: جی ہاں یہ خلوت صحیحہ کہلائے گی کیونکہ وہ نفلی روزہ توڑ کر جماع کر سکتے تھے۔۔۔ چونکہ یہ خلوت ""خلوت صحیحہ"" تھی اس لیے عورت کو پورا مہر ملے گا۔۔۔۔

قضاء اور نذر کے روزے کا بھی یہی حکم ہے۔۔۔۔

سوال::: وہ شخص جس کا آلہ تناسل کٹا ہوا ہو اگر وہ عورت کے ساتھ تنہائی کرتا ہے کیا اس کا یہ تنہائی کرنا خلوت صحیحہ کہلائے گا؟؟؟

جواب:::

صاحبین کا مؤقف اور دلیل::: صاحبین کے نزدیک ایسے شخص کا تنہائی میں عورت کے ساتھ جمع ہونا خلوت صحیحہ نہیں کہلائے گا کیونکہ اس کا آلہ تناسل کٹا ہوا ہے اور وہ مریض سے بھی زیادہ عاجز ہے((یعنی اگر کوئی بیمار شخص عورت کے ساتھ تنہائی اختیار کرتا ہے تو یہ خلوت صحیحہ نہیں کہلائے گی پس وہ شخص جس کا آلہ تناسل ہی کٹا ہوا ہے وہ تو مریض سے بھی زیادہ عاجز ہے تو اس کا جمع ہونا خلوت صحیحہ کیسے کہلائے گا؟؟؟))لہذا عورت کو آدھا مہر ملے گا۔۔۔۔بخلاف اس شخص کے جس کا آلہ تناسل تو صحیح سلامت ہے لیکن وہ جماع پہ قادر نہیں اس صورت میں یہ تنہائی خلوت صحیحہ کہلائے گی۔۔۔

امام اعظم کا مؤقف اور دلیل::: امام اعظم کے نزدیک وہ شخص جس کا آلہ تناسل کٹا ہوا ہے اگر وہ عورت کے ساتھ تنہائی میں جمع ہوتا ہے اور پھر اسے طلاق دے دیتا ہے تو اس کا یہ جمع ہونا خلوت صحیحہ کہلائے گا پس عورت کے لیے اس صورت میں مکمل حق مہر ہوگا اگرچہ وہ شخص جماع نہیں کر سکتا تھا لیکن عورت کی شرم گاہ پہ اپنا آلہ تناسل رگڑ تو سکتا تھا پس عورت نے اپنا آپ اس کے حوالے کر دیا تھا لہذا عورت کو مکمل حق مہر ملے گا۔۔۔۔

سوال::: مذکورہ بالا تمام صورتیں چاہے خلوت صحیحہ ہوئی ہو یا خلوت فاسدہ،، کیا ان میں عورت کو عدت گزارنے کا حکم دیا جائے گا ؟؟؟

جواب::: جی ہاں ان تمام صورتوں میں عورت عدت گزارے گی۔۔۔

سوال::: جب خلوت صحیحہ اور خلوت فاسدہ میں وطی ہی نہیں ہوئی تو پھر عدت کیوں لازم کی گئی ہے؟؟؟

جواب::: عدت کو بطور استحسان واجب کیا گیا ہے۔۔۔۔

سوال::: اگر خلوت فاسدہ میں عدت واجب ہے تو پھر حق مہر کیوں واجب نہیں کیا گیا؟؟؟

جواب::: عدت کا معاملہ زیادہ اہم ہے اس لیے اس لیے خلوت صحیحہ اور خلوت فاسدہ دونوں میں عدت لازم کی جائے گی جبکہ مہر مال ہے تو اس کو واجب کرنے میں اتنی احتیاط سے کام نہیں لیا گیا۔۔۔۔

سوال::: صاحب قدوری کے نزدیک خلوت صحیحہ اور خلوت فاسدہ میں عدت کا کیا حکم ہے؟؟؟

جواب::: وہ فرماتے ہیں اگر وطی کسی مانع شرعی کی وجہ سے نہیں کی گئی تو اس صورت میں عدت لازم ہو گی لیکن اگر مانع وطی شرعی نہ ہو بلکہ حقیقی ہو مثلا بیمار ہونا، نابالغ ہونا تو اس صورت میں عدت لازم نہیں ہو گی۔۔۔

سوال::: اگر کسی شخص نے اپنی بیٹی کی شادی کسی سے اس شرط پر کروائی کہ وہ اپنی بیٹی یا بہن کی شادی اس سے کردے گا تاکہ دونوں ایک دوسرے کا بدلہ ہو جائیں تو کیا یہ عقد جائز ہو گا نیز اس صورت میں دونوں عورتوں کو کتنا حق مہر ملے گا؟؟؟

جواب:::

شوافع کا مؤقف اور دلیل::: امام شافعی کے نزدیک یہ عقد جائز نہیں ہو گا کیونکہ اس عقد میں ادھا ادھے امام شافعی کے نزدیک یہ عقد جائز نہیں ہو گا کیونکہ اس عقد میں آدھے بضعہ کو مہر بنایا گیا ہے اور آدھے بضعہ کو منکوحہ بنایا گیا ہے،، پس بضعہ انسانی جسم کا حصہ ہے اور مہر بننے کی صلاحیت نہیں رکھتا لہذا یہ عقد سرے سے ہی باطل ہے۔۔۔۔۔

احناف کا مؤقف اور دلیل::: احناف کے نزدیک یہ عقد جائز ہو گا اور دونوں عورتوں کے لیے مہر مثلی ہو گا کیونکہ اس عقد میں ایسی چیز کو مہر بنایا گیا جو مہر بننے کی صلاحیت نہیں رکھتا پس عقد تو صحیح ہو جائے گا لیکن مہر مثلی واجب ہو گا گویا کہ مہر مقرر ہی نہیں کیا گیا تھا جیسا کہ جب مہر میں خنزیر یا شراب مقرر کی جائے تو اس صورت میں بھی مہر مثلی واجب ہوتا ہے گویا کہ مہر مقرر ہی نہیں ہوا تھا۔۔۔۔

سوال::: اگر کسی آزاد مرد نے اس شرط پر عورت سے شادی کی کہ وہ ایک سال اس کی خدمت کرے گا یا اس کو قران سکھائے گا تو کیا یہ حق مہر رکھنا درست ہے؟؟؟

جواب::: اس کا نکاح تو ہو جائے گا لیکن یہ حق مہر رکھنا درست نہیں ہو گا بلکہ یوں سمجھا جائے گا گویا کہ حق مہر رکھا ہی نہیں بس اس صورت میں اس کو مہر مثلی دیا جائے گا امام محمد فرماتے ہیں کہ خدمت مہر تو نہیں بن سکتی لیکن اس خدمت کی قیمت عورت کو دی جاسکتی ہے((یعنی کسی اور کی اتنی خدمت کرنے پہ جتنی اجرت ملے گی اس حساب سے خدمت کی اجرت بیوی کو دی جاسکتی ہے لیکن فی نفسہ خدمت حق مہر نہیں بن سکتی)) جیسا کہ اگر حق مہر میں کسی دوسرے شخص کا غلام مقرر کر دیا لیکن شوہر وہ غلام بیوی کو دینے پہ قادر نہیں تو پھر وہ غلام کی قیمت دے گا۔۔۔۔

سوال::: اگر غلام اپنے آقا کی اجازت سے کسی عورت سے اس شرط پہ شادی کی کہ وہ اس کی ایک سال خدمت کرے گا تو کیا یہ درست ہے؟؟؟

جواب:::

امام شافعی کا مؤقف اور دلیل::: امام شافعی کے نزدیک شوہر چاہے آزاد ہو یا غلام،، اگر وہ بیوی کی خدمت یا قرآن سکھانے کی شرط پہ شادی کرتا ہے تو یہ عقد درست ہو گا اور اس کا یہ خدمت کرنا یا قرآن سکھانا عورت کے لیے حق مہر بنے گا کیونکہ جس چیز کی اجرت لی جا سکتی ہے اس کو مہر بھی بنایا جا سکتا ہے،، پس خدمت اور تعلیم قرآن کی اجرت لی جا سکتی ہے لہذا یہ دونوں چیزیں مہر بھی بن سکتی ہیں۔۔۔۔امام شافعی آگے ایک مثال دیتے ہیں کہ اگر ایک شخص اپنی بیوی کی بکریاں چرانے کو اس کا حق مہر سمجھے تو یہ جائز ہے پس اسی طرح وہ عورت کی خدمت کو حق مہر بنائیں تو یہ بھی درست ہے۔۔۔۔

احناف کا مؤقف اور دلیل::: احناف کے نزدیک آزاد شخص کا عورت کی خدمت کرنے کو حق مہر نہیں بنایا جا سکتا لیکن غلام اگر اپنے اقا کی اجازت سے اس شرط پہ کسی عورت سے شادی کرتا ہے تو اس کا خدمت کرنا حق مہر قرار دیا جا سکتا ہے کیونکہ ہمارے نزدیک آیت کا یہ حکم یہ ہے کہ مال کے ذریعے بضعہ تلاش کیا جائے اور تعلیم دینا مال نہیں پس اسے حکم مہر نہیں بنایا جا سکتا،، رہی بات غلام کی خدمت کی تو اس کی خدمت کو حق مہر قرار دیا جا سکتا ہے کیونکہ وہ خود مال ہے اور آقا کی اجازت سے ایسا کر رہا ہے پس اس کا یہ خدمت کرنا مال ہی ہے گویا کہ وہ اپنے آقا کی ہی خدمت کر رہا ہے۔۔۔

امام شافعی کے بکریوں والے قیاس کا جواب یہ ہے کہ بکریاں چرانے سے گھر کا نظام چلتا رہتا ہے پس یہ بیوی کی خدمت کرنا نہیں ہو گا اس لیے بکریاں چرانے کو حق مہر بنانا درست ہے لیکن ایک روایت کے مطابق یہ بھی درست نہیں ہے۔۔۔۔

سوال::: اگر آزاد آدمی کا خدمت کرنا متقوم نہیں ہے تو پھر عام طور پر آزاد کو پیسے دے کر کام کیوں کروایا جاتا ہے؟؟؟

جواب::: خدمت لینا انسانی ضرورت ہے لہذا جہاں خدمت کی ضرورت ہو گی وہاں پیسے دے کر خدمت کروائی جائے گی،، لیکن نکاح کے معاملے میں خدمت حق مہر نہیں بن سکتی۔۔۔۔۔

سوال::: اگر کسی نے ہزار روپے کے بدلے عورت سے شادی کی پھر عورت نے ہزار روپے لے کر شوہر کو تحفہ دے دیا اور شوہر نے عورت کو دخول سے پہلے طلاق دے دی تو اس صورت میں کیا شوہر بیوی سے کچھ پیسے واپس لے سکتا ہے؟؟؟

جواب::: اس صورت میں شوہر بیوی سے پانچ سو روپے واپس لے گا کیونکہ جب دخول سے پہلے طلاق ہوئی تو بیوی آدھے مہر کی حقدار تھی،،بیوی نے شوہر سے پیسے لے کر اسے تحفتاً واپس کیے یہ اس کا اپنا فعل تھا یہ نہیں کہا جا سکتا کہ بیوی نے وہ پیسے واپس کر دیے تھے لہذا شوہر آدھے حق مہر کے لیے رجوع کر سکتا ہے۔۔۔

یہی صورت ان چیزوں میں ہو گی جن کا وزن کیا جا سکتا ہے۔۔۔۔۔

سوال::: اگر بیوی نے شوہر کے ایک ہزار درھم پہ قبضہ نہیں کیا بلکہ اس کو تحفے کے طور پر واپس دے دیے اور شوہر نے عورت کو دخول سے پہلے طلاق دے دی تو کیا وہ بیوی سے یا بیوی اس سے کوئی پیسے واپس لے سکتی ہے؟؟؟

جواب::: مذکورہ صورت میں کوئی بھی دوسرے پہ رجوع نہیں کرے گا لیکن قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ شوہر آدھا حق مہر واپس لے گا اور یہی امام زفر کا قول ہے کیونکہ عورت نے اپنی طرف سے الگ سے ایک ہزار ھبہ کیا تھا پس قیاس کے مطابق شوہر آدھا حق مہر واپس لینے کا حق رکھتا ہے۔۔۔۔۔

استحسان کا تقاضا ہے کہ شوہر عورت سے کچھ نہ لے کیونکہ دخول سے پہلے طلاق دینے کی وجہ سے جس آدھے مہر کا شوہر حقدار تھا وہ اسے مل گیا پس اسے مزید نہیں لینا چاہیے۔۔۔۔۔۔

سوال::: اگر ہزار روپے حق مہر مقرر ہوا تھا عورت نے 500 لے کر شوہر کو ایک ہزار روپے تحفہ دے دیے پھر شوہر نے عورت کو دخول سے پہلے طلاق دی تو کیا اس صورت میں شوہر عورت سے کچھ پیسے واپس لینے کا حق رکھتا ہے؟؟؟

جواب::: صاحبین کا مؤقف اور دلیل::: صاحبین کے نزدیک شوہر عورت سے ان 500 میں سے اڑھائی سو واپس لینے کا حق رکھتا ہے کیونکہ جب عورت نے 500 لے کر اپنی طرف سے ایک ہزار روپیہ شوہر کو تحفہ دے دیا تو یہ اس بات پہ دلالت کرتا ہے کہ عورت نے اپنا باقی حق مہر ساقط کر دیا پس گویا کہ عورت اپنا حق مہر پورا لے چکی تھی تو لہذا شوہر اس 500 میں سے بھی اڑھائی سو واپس لے گا۔۔۔

امام اعظم کا مؤقف اور دلیل::: امام اعظم کے نزدیک اس سورت میں کوئی بھی ایک دوسرے سے پیسے نہیں لے گا کیونکہ دخول سے پہلے اگر عورت کو طلاق دی جائے تو وہ آدھے مہر کی حقدار ہوتی ہے پس اس کو آدھا مل چکا تھا اور جب شوہر نے دیا ہی آدھا تھا تو وہ دخول سے پہلے طلاق کے بعد عورت سے کچھ بھی واپس نہیں لے سکتا۔۔۔